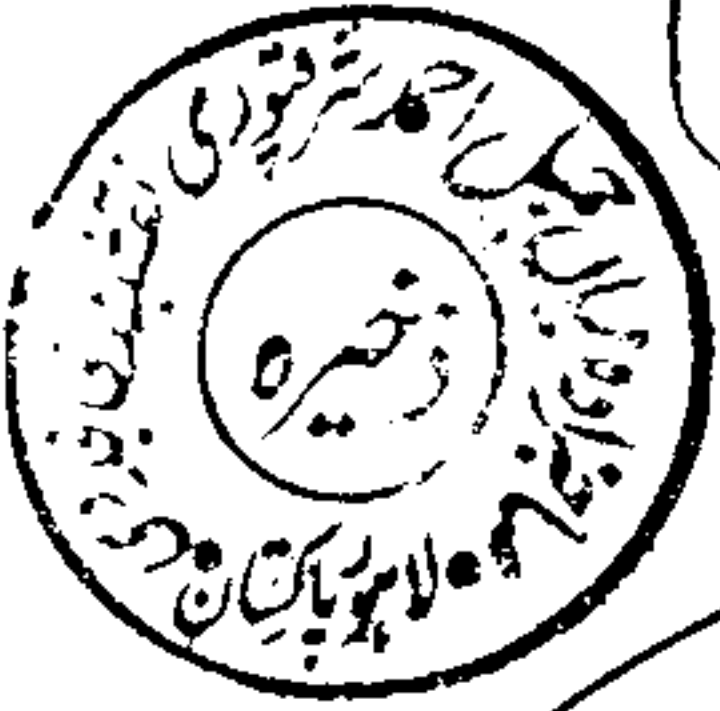


2938



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَرَّثِلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلاً (القرآن)

۷۹
۳۳

مقدمہ قرآن مجید

مؤلف

ابو عطاء المصطفیٰ قاری محمد یوسف صدیقی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر
امک پبلی کیشنز

۱۹۔ ایبٹ روڈ، مقابل ٹی وی اسٹیشن، لاہور
فون : ۶۳۶۸۳۶۳ فیکس : ۶۳۶۳۱۵۷

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

نام کتاب ~~المصطفیٰ~~ مقتدای بخود

مؤلف ابوعطاء المصطفیٰ قاری محمد یوسف صدیقی

تیسواں ایڈیشن جولائی ۲۰۰۱ء

تعداد گیارہ سو

اہتمام ۸۵۹۴۲ صاحبزادہ قاری جمیل احمد

عطاء المصطفیٰ (مدنی) صدیقی

ناشر انٹرنیشنل پبلی کیشنز

قیمت ۲۵ روپے



مکتبہ صدیقیہ - جامعہ صدیقیہ سراج العلوم بیرون مستی گیٹ لاہور۔

ضیاء القرآن پبلی کیشنز گنج بخش روڈ لاہور۔

مکتبہ قادریہ (جامعہ نظامیہ صوفیہ) اندرون لوہاری گیٹ لاہور۔

مکتبہ اویسیہ ۳۶۴ ای - گلشن راوی لاہور۔



مَوْلَا صَلَاتِكَ بِسْمِ اللَّهِ
بِمَا حَبِيبِكَ خَيْرُ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ
فَحَمْدُ سَيِّدِ الْكَافِرِينَ وَالظَّالِمِينَ
وَالْفِرَاقِينَ مِنْ بَيْتِ مُحَمَّدٍ
هُوَ الْحَبِيبُ الَّذِي نَجَى عَشْرًا
لَكِنْ هُوَ مِنَ الْأَهْلِ الْمُقِيمِ





بلغ لعلكم

كشف الله حجبكم

حسنت مع خصامكم

عليكم

نظارة

فہرست مضامین

صفحہ نمبر

نمبر شمار

- | | | |
|-----|--|--|
| ۵ | ۱- انتساب | |
| ۷-۶ | ۲- ثنائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم | |
| ۸ | ۳- پیش لفظ | |
| ۱۱ | ۴- ضروری گذارشات | |
| ۱۵ | ۵- آداب استاذ | |
| ۱۷ | ۶- آداب تلاوت قرآن حکیم | |
| ۲۰ | ۷- علم تجوید | |
| ۲۹ | ۸- پہلا درس..... | |
| | حروف ہجائیہ و قلقلہ اور حرکات وغیرہ کے بیان میں | |
| ۳۶ | ۹- دوسرا درس..... | |
| | تجوید و قراءت اور لحن کے بیان میں | |
| ۴۴ | ۱۰- تیسرا درس..... | |
| | لام اور میم و نون مشدد اور خلاصہ وقف کے بیان میں | |
| ۴۸ | ۱۱- چوتھا درس..... | |
| | قرأت کی کیفیات کے بیان میں | |
| ۴۹ | ۱۲- پانچواں درس..... | |
| | میم ساکن اور نون ساکن و تنوین کے بیان میں | |
| ۵۳ | ۱۳- چھٹا درس..... | |
| | استعاذہ و سملہ کے بیان میں | |
| ۵۵ | ۱۴- ساتواں درس..... | |
| | الف و ہمزہ اور را کے بیان میں | |

صفحہ نمبر

نمبر شمار

۵۸

آٹھواں درس

-15

۷۲

مخارج و صفات کے بیان میں

۷۹

نواں درس - ادغام کے بیان میں

-16

۹۱

دسواں درس

-17

مدات وقف سکتہ اور قطع کے بیان میں.

گیارہواں درس

-18

اجتماع ساکنین و ہمزه اور ہائے ضمیر کے بیان میں

۹۹

بارہواں درس

-19

کلمہ مقطوع و موصول رسم خط اجراء تعوذ و تسمیہ
فوائد ضروریہ ضمیمہ تکبیر اور حال المرتحل اور
آخر میں جامعہ ہذا کا اجمالی تعارف

۳۹

انتساب

میں اپنی اس ناچیز کاوش کو مخدوم الصوفیا،
استاذی المکرم، شیخ القرآن ابوالحقائق حضرت علامہ پیر
محمد عبدالغفور ہزاروی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نام
منسوب کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ (آمین ثم
آمین)

ابو عطاء المصطفیٰ محمد یوسف صدیقی

غفرلہ ولوالدیہ



عَمَلُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

پیش لفظ

بعد حمد و صلوٰۃ عرض ہے کہ بندہ ناچیز کو ابتدائی دور
میں قرآن مجید حفظ کرانے کی سعادت حاصل ہوئی ہے اور
عرصہ پچیس سال سے خدمت تجوید کی سعادت نصیب
ہے۔ شعبان المعظم ۱۳۹۶ھ میں دورۂ تجوید القرآن کا اہتمام
کیا گیا اور تین سال تک شعبان المعظم اور رمضان
المبارک میں دورۂ تجوید نہایت کامیاب رہا۔ شعبان المعظم
۱۳۹۶ھ میں بھی جامعہ رضویہ انجن شیڈ میں دورۂ تجوید مولانا
محمد یار صاحب خطیب انجن شیڈ کی خواہش پر کیا گیا تو مولانا
موصوف نے دورۂ تجوید کے کورس کو بارہ دروس پر مشتمل
کتابی شکل میں چھپوانے کی خواہش ظاہر کی مخلص دوست

حکیم قاری ابوالحسن سید مظفر حسین بخاری نقشبندی مجددی
کی تو عرصے سے یہ تمنا اور دعا تھی کہ یہ کورس کتابی شکل
میں چھپ جائے۔ الحمد للہ ان مخلص احباب کی خواہش
پوری ہوئی اور بندہ ناچیز کو رب ذوالجلال نے ہمت عطا
فرمائی۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ یہ رسالہ
مکمل ہو گیا۔ خداوند کریم اس رسالہ کو اپنے حبیب پاک
صاحب لولاک آقائے دو جہاں تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے صدقہ اپنی بارگاہِ عالیہ میں قبول فرما کر خاص و عام
کے لئے فائدہ مند بنائے اور بندہ ناچیز کے لئے اخروی
نجات کا سبب بنائے۔ (آمین ثم آمین) یہ رسالہ آداب
استاد قرآن پاک کی تلاوت کے آداب بارہ دروس اور چند
نوائد پر مشتمل ہے۔

کتاب مسلمہ کو بارہ ربیع الاول شریف کی نسبت سے

بارہ دروس میں تقسیم کیا گیا ہے۔

جناب استاذی المکرم ابوالحقائق، شیخ القرآن مولانا پیر
محمد عبدالغفور ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تقاریر میں اکثر کہا
کرتے تھے۔

آقا میری تجھ سے نسبت بڑی چیز ہے
اور اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمہ اللہ نے کیا خوب فرمایا
ہے۔

بارہویں کے چاند کا مجرا ہے سجدہ نور کا
بارہ برجوں سے جھکا اک اک ستارہ نور کا
خادم العلماء و الفقراء راجی شفاعت
محمد یوسف صدیقی غفرلہ ولوالدیہ

ضروری گزارشات

۱: یہ رسالہ ”مقدمتہ التجوید“ اگرچہ کتب التجوید کے اصول ترتیب کے خلاف ہے لیکن اہم قواعد جن کی طلباء کو ابتدائی طور پر ضرورت پڑتی ہے اس میں پہلے پہل درج کر دیئے گئے ہیں تاکہ ترتیل، تدویر اور حدر پڑھنے میں آسانی ہو اور قواعد التجوید کو تفصیلی طور پر ضیاء التجوید میں بیان کیا گیا ہے۔ انشاء اللہ العزیز یہ رسالہ مبتدی طلباء کے لیے نہایت مفید ثابت ہوگا۔ اس پر مشق کے لیے کامل استاد کی ضرورت ہے۔ اس رسالہ اور ضیاء التجوید کی تصنیف و تالیف میں میرے مخلص دوست حکیم قاری ابوالحسن سید مظفر حسین بخاری نقشبندی مجددی فاضل قرأت سبعہ و عشرہ نے میرے ساتھ بہت کوشش کی ہے۔ تمہ دل سے ان کا مشکور ہوں۔

۲: درجہ تجوید کے اساتذہ کرام کی خدمت میں

تذکرہ ہے کہ طلباء کو یہ تمام قواعد حفظ کرا دیں تاکہ قواعد کے مطابق پڑھنے میں آسانی ہو اور طلباء جلد از جلد تدویر اور حدر پڑھنے کے قابل ہو جائیں۔ بعض اساتذہ تجوید حفاظ حضرات سے بجائے زبانی سننے کے دیکھ کر قرآن مجید سنتے ہیں جس وجہ سے فراغت کے بعد بھی طلباء اسی طرح پہلے لب و لہجہ کو اختیار کرتے ہوئے مجہول پڑھتے ہیں بہتر یہی ہے کہ حفاظ حضرات سے تدویر اور حدر زبانی سنا جائے تاکہ تجوید کے لحاظ سے طلباء صحیح پڑھنے کے عادی ہو جائیں۔

۳: حفظ کے طلباء کو یہ رسالہ حفظ کرا دیا جائے۔ اساتذہ کرام درجہ حفظ کے طلباء کو عملی طور پر نقشہ اصوات حروف (یعنی جن کی آواز آپس میں ملتی جلتی ہے) کی پہچان کرائیں، میم اور نون مشدد اور مدات وغیرہ کی ادائیگی کا اندازہ سمجھائیں اور تیز پڑھنے سے روک دیں کیونکہ تیز پڑھنے سے کھڑے پڑے اور وقف و وصل میں امتیاز نہیں ہوتا۔ تیز پڑھنے سے بچ کر آہستہ اور صحیح پڑھنے

کے عادی بنائیں۔ علماء کرام نے تیز رفتاری کے ساتھ قرآن مجید سے آخر چھوٹی سورتوں کا پڑھنا نماز تراویح میں افضل فرمایا ہے۔ (بہار شریعت)

اس رسالہ کے اصولوں کے مطابق قرآن مجید حفظ کرایا جائے تو تھوڑے ہی عرصہ میں تکمیل روایت حفص آسانی سے ہو جائے گی۔ سبق اچھی طرح یاد ہو تو سننا چاہیے۔ بعض اساتذہ کچا پکا سبق سن لیتے ہیں تو پھر سبق بھی کچی رہتی ہے اور منزل تو سبق اور سبق سے ہی بنتی ہے۔ پھر منزل جتنی زیادہ ہو طلباء کو تربیت دی جائے کہ آپس میں کم از کم دو پارہ کا دور کیا کریں اور اساتذہ کرام ایک پارہ روزانہ منزل سننے کی زحمت فرمائیں اور سبق پڑھاتے وقت اس بات کا خیال رکھیں کہ جتنا سبق پڑھایا جائے پھر طالب علم سے سنا جائے تاکہ طالب علم زبر، زیر، پیش اور کھڑے پڑے میں غلطی نہ کرے۔ سبق طالب علم کے لیے بنیاد ہے

خشت اول چوں نهد معمار کج
تا ثریا می رود دیوار کج

یعنی پہلی اینٹ جب کاریگر ٹیڑھی رکھتا ہے تو بلندی تک
دیوار ٹیڑھی ہی جاتی ہے۔

حفظ کرنے کے بعد اگر حافظ اپنی منزل پانچ پارے
روزانہ پڑھیں تو منزل کچی ہونے سے محفوظ رہتی ہے۔

آداب استاد

علماء کرام اور محدثین عظام نے استاد کے آداب کے بارے میں بہت کچھ فرمایا ہے جس کی تفصیل کتاب ”ضیاء التحوید“ میں انشاء اللہ العزیز ملے گی۔ یہاں اختصاراً بیان کر دیتا ہوں تاکہ علم حاصل کرنے والوں کے لیے بہترین نسخہ ثابت ہو اور اس پر عمل پیرا ہو کر بلند مقام پر فائز ہو سکیں۔ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ جس نے مجھے ایک حرف بھی پڑھایا میں اس کا غلام ہوں چاہے مجھے فروخت کرے یا غلام بنالے مجھے کوئی عذر نہیں ہے۔ محدثین عظام نے فرمایا ہے کہ طالب علم فائدہ نہیں اٹھا سکتا جب تک اساتذہ کرام کا دل سے احترام نہ کرے۔ جس شخص نے جو کچھ بھی حاصل کیا احترام ہی کی بدولت حاصل کیا ہے اور جو کوئی گرا ہے وہ بے ادبی اور گستاخی کے باعث گرا ہے۔ استاد کی غیبت کرنا یا لوگوں سے

شکوہ کرنا اور دل سے احترام نہ کرنا ایسا نقص ہے جو کچھ بھی حاصل نہیں ہونے دیتا۔ اگر کچھ حاصل کر بھی لیں تو ایسا علم شیطان کے علم کی طرح نفع نہیں دیتا۔ فیض جاری نہیں رہتا۔ گستاخ اور بے ادب شاگرد کے دونوں جہان برباد ہو جاتے ہیں۔ اللہ رب العزت اساتذہ کرام کی بے ادبی اور گستاخی سے بچائے۔ آمین ثم آمین۔

از خدا خواہیم توفیق ادب

بے ادب محروم ماند از لطف رب

یعنی ہم خدا تعالیٰ سے ادب کی توفیق چاہتے ہیں۔ کیونکہ بے ادب اللہ تعالیٰ کے لطف سے محروم رہتا ہے یہ مثل مشہور ہے کہ

با ادب بانصیب بے ادب بے نصیب

آداب تلاوت قرآن حکیم

قرآن مجید حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات میں سے ایک بہت بڑا معجزہ ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق عظیم کا خزانہ ہے جیسا کہ ام المومنین حضرت عائشہ طیبہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد گرامی ہے کہ **كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنَ** ، تو ایسی عظمت والی کتاب کی تلاوت کے وقت عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش نظریہ بات ذہن میں رکھے کہ یہ وہ کتاب ہے جو خداوند کریم نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائی۔

آپ نے اس مقدس کتاب کو پڑھنے اور پڑھانے اور اس پر عمل کر کے صحیح حق ادا فرما دیا اگرچہ آپ کو بڑی سے بڑی مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ لہذا تلاوت قرآن پاک

کے وقت خوشنودی باری تعالیٰ و رضائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پیش نظر ہو۔ باوضو، قبلہ رو ہو کر، خوشبو لگا کر 'خلوص دل اور خشوع و خضوع کے ساتھ قواعد تجوید کی رعایت کر کے خوش الحانی کے ساتھ یوں پڑھے کہ جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار عالی میں بیٹھا ہے اور بواسطہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہو رہا ہے اور سننے والا صاف صاف ملاحظہ کرے کہ پڑھنے والا اللہ تعالیٰ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم، اور ان کے کلام سے محبت رکھتا ہے۔ جس سے سننے والوں پر اثر ہو جائے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ

یعنی خوش آوازی سے قرآن مجید کو مزین اور آراستہ کرو۔ علماء کرام نے فرضیت تجوید پر اجماع نقل فرمایا ہے اور تجوید کے ساتھ قرآن مجید کے پڑھنے کو فرض عین اور اس کے ترک کرنے والے کو گنہگار قرار دیا ہے۔ علماء کرام نے فرضیت تجوید پر جو اجماع نقل کیا ہے اس کا بیان آگے

آئے گا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو بزرگان دین کی تلاوت کرنے
کے طریقے کے مطابق قرآن پاک کو پڑھنے اور اس پر عمل
کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔



علم تجوید

سوال: تجوید کا حکم قرآن و سنت کی روشنی میں تفصیل کے ساتھ بیان کیجئے؟

جواب: تجوید کا واجب اور لازمی ہونا قرآن و سنت، اجماع و قیاس اور آئمہ فقہاء سبھی سے ثابت ہے۔ سب سے پہلی دلیل سورہ منزل کی یہ آیت ہے:

وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلاً

یعنی اور قرآن حکیم خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔

رعایت وقوف اور ادائے مخارج کے ساتھ اور حروف کو تابدہ امکان صحیح ادا کرنا نماز میں فرض ہے۔

(تفسیر کنز الایمان)

حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے اس آیت

مبارکہ کی تفسیریوں ارشاد فرمائی ہے۔

التَّزْوِيلُ مُوَجَّهٌ بِأَلْحُرُوفِ وَمَعْرِفَةُ الْوُقُوفِ ط

یعنی ترتیل نام ہے حروف کو تجوید سے ادا کرنے اور وقف و ابتداء کے محل و طریقہ پہچاننے کا۔

اس سے معلوم ہوا کہ آپ نے ترتیل کے دو جز بیان فرمائے ہیں۔ اور دونوں کا تعلق معنی سے ہے۔ کیونکہ حروف کے بدلنے سے معنی بدل جاتے ہیں۔ اور اسی طرح بے موقع وقف کرنے سے غلط معنی کا ابہام پیدا ہو جاتا ہے۔

حضرت علامہ بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں
أَتَى جَوْدِ الْقُرْآنِ تَجْوِيدًا

یعنی قرآن بہترین ادائیگی کے ساتھ پڑھو۔

اور حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ لغت کی رو سے ترتیل کے معنی ہیں واضح اور صاف پڑھنا۔ اور شریعت میں ان سات چیزوں کی رعایت رکھنے کا نام ترتیل ہے۔

(۱) حرف کو اس کے مخرج سے نکالنا

- (۲) وقف و ابتداء کا پہچانا
- (۳) تینوں حرکات کو صحیح ادا کرنا
- (۴) آواز کا قدر بلند کرنا
- (۵) عمدہ آواز کے ساتھ پڑھنا
- (۶) تشدید و مد کا خیال رکھنا
- (۷) ترہیب و عذاب کی آیات پر دعاء اور استغفار کرنا اور ترغیب و ثواب کی آیات پر جنت کے لئے سوال کرنا۔ اور اس فن کے امام حضرت علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ ہیں مقدمہ جزریہ میں فرماتے ہیں۔

وَالْأَخْذُ بِالتَّجْوِيدِ حَقٌّ لَا يَزَامُ
مَنْ لَمْ يُجَوِّدِ الْقُرْآنَ أَشْمُ

اور تجوید کو حاصل کرنا ضروری اور لازم ہے جو شخص قرآن مجید کو تجوید سے نہ پڑھے وہ گنہگار ہے۔

لَا تَنْفَعُ بِهِ إِلَاهُ أَنْزَلَهُ
وَهَكَذَا مِنْهُ إِلَيْنَا وَصَلَا

اس لئے کہ تجوید ہی کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید

85962

~~85962~~

نازل فرمایا ہے۔

اور اسی طرح (یعنی تجوید ہی کے ساتھ) اس خدا تعالیٰ سے ہم تک پہنچا ہے۔

اور ارشاد خداوندی ہے۔۔ **وَرَتَّلْنَاهُ تَرْتِيلًا** ۰

یعنی ہم نے قرآن مجید کو تجوید و ترتیل ہی کے ساتھ نازل کیا ہے

اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں صحابہ کرام اور ائمہ و شیوخ کے ذریعہ قرآن حکیم تجوید کے ساتھ حق تعالیٰ سے ہم تک پہنچا ہے۔

قرآن مجید کی یہ آیت بھی تجوید کے وجوب کی دلیل ہے۔

الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِشِرْكٍَ قَدِ احْتَسَبُوا لِقَاءَ رَبِّهِمْ

یعنی جن کو ہم نے کتاب دی ہے۔ وہ اس کی تلاوت کا حق ادا کرتے ہیں۔

سید المفسرین حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس آیت کریمہ کی تفسیر فرماتے ہیں: حق تلاوت یہ ہے کہ قرآن کریم کے حلال کو حلال جانے، اس کے محرمات

کو حرام سمجھے اور اس کے حروف کو صحیح ادا کرے۔ غفلت سے غلط پڑھنا حرام ہے اور غمدا غلط پڑھنا کفر ہے کیونکہ یہ بھی قرآن مجید کی تحریف ہے۔

(تفسیر نعیمی)

اور حجتہ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حق تلاوت یہ ہے کہ تلاوت میں زبان و عقل اور دل تینوں شریک ہوں۔

(۱) زبان کا حصہ حروف کی تصحیح

(۲) عقل کا صحیح معانی و مطالب کی تفسیر

(۳) دل کا حصہ اطاعت و نصیحت پذیری ہے

اور ایک حدیث پاک میں ہے:

”عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ تُقْرَأَ الْقُرْآنُ كَمَا أُنْزِلَ“

(اخرجه ابن خزيمه في الصحيح)

یعنی زید ابن ثابت رضی اللہ عنہ سے حضور پر نور صلی اللہ

علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی روایت ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند فرماتے ہیں کہ قرآن کریم اس طرح پڑھا جائے جس طرح وہ نازل کیا گیا ہے۔

نیز حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
اقْرَأُ الْقُرْآنَ بِلُحُونِ الْعَرَبِ وَاصْوَانِهَا
یعنی قرآن مجید کو اہل عرب کے لب و لہجہ اور ان کی آوازوں کے مطابق پڑھو۔

حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم افصح العرب اور مجود اعظم تھے۔ آپ کی فصاحت و بلاغت کا سکھ اہل عرب کے بڑے بڑے فصحاء و بلغاء کو بھی تسلیم کرنا پڑا۔

تیرے آگے یوں ہیں دبے لپے فصحاء عرب کے بڑے بڑے

کوئی جانے منہ میں زباں نہیں، نہیں بلکہ جسم میں جاں نہیں

(اعلیٰ حضرت بریلوی رحمہ اللہ)

حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے طرق تلاوت صحابہ کرام تابعین عظام اور ائمہ قرات اور اصحاب روایت و درایت کے ذریعہ ہم تک پہنچے ہیں۔ جو شخص قرآن مجید کو خلاف

تجوید پڑھتا ہے وہ یقیناً غلط پڑھتا ہے اور اس کی تلاوت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت کے خلاف ہے۔

ایک حدیث شریف قرآن مجید غلط پڑھنے والے لوگوں کے لئے بطور تنبیہ نقل کی جاتی ہے تاکہ اس سے عبرت حاصل کر کے قرآن مجید صحیح پڑھنے کی کوشش کریں۔

رُبَّ قَارِءٍ لِلْقُرْآنِ وَالْقُرْآنُ يَلْعَنُهُ

یعنی بہت سے قرآن مجید پڑھنے والے ایسا پڑھتے ہیں کہ قرآن مجید ان پر (غلط پڑھنے کی وجہ سے) لعنت کرتا ہے۔

حجتہ الاسلام حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ نے فرمایا کہ اس حدیث کے مصداق تین طرح کے لوگ ہیں۔

(۱) تجوید کے خلاف قرآن شریف پڑھنے والے۔

(۲) قرآن کے مطابق عمل نہ کرنے والے۔

(۳) اور اپنی رائے سے قرآن مجید کی تفسیر کرنے والے۔

اللہ تعالیٰ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ہمیں ان تینوں طرح کی خرابیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین ثم آمین
اس مضمون کے آخر میں اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رحمۃ

اللہ علیہ کے فتاویٰ رضویہ سے تجوید کے لازم و واجب ہونے کے متعلق چند فتاویٰ درج کیے دیتا ہوں تاکہ اہلسنت حضرات علم تجوید حاصل کرنے اور پھیلانے میں پوری سعی و کوشش کریں۔

استفتاء: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلے میں کہ اکثر جملاء قواعد تجوید سے انکاری ہیں اور ناحق بتاتے ہیں۔

الجواب:- تجوید قرآن و حدیث اور اجماع سے ثابت و واجب اور علم دین ہے۔ تجوید نص قطعی قرآن و اخبار متواترہ سید الانس و الجان علیہ و علی آلہ افضل الصلوٰۃ والسلام و اجماع تمام صحابہ و تابعین و سائر ائمہ کرام علیہم الرضوان المدام حق و واجب ہے۔ تجوید علم و دین شرع الہی ہے۔ (ص ۱۱۸)

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلاً

ایک اور مقام پر آپ نے یہ فتویٰ لکھا ہے کہ صحیح طور پر مخارج و حروف ادا نہ کرنے والے کو نماز میں امام نہ بنایا جائے کیونکہ غلط پڑھنے کی وجہ سے جب اس کی اپنی نماز

نہیں ہوتی تو دوسروں کی کیسے ہوگی؟۔

اللہ رب العزت تمام مسلمانوں کو قرآن مجید صحیح پڑھنے اور
اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم
آمین

فقیر صدیقی غفرلہ

پہلا درس

حروفِ ہجائیہ، حروفِ قلقلہ اور حرکات وغیرہ کے بیان میں

حروفِ ہجائیہ یعنی حروفِ قرآنی انتیس (۲۹) ہیں

الف	با	تا	ثا	جیم	حا
ا	ب	ت	ث	ج	ح
خا	دال	ذال	را	زا	سین
خ	و	ز	ر	ز	س
شین	صاد	ضاد	طا	ظا	عین
ش	ص	ض	ط	ظ	ع
غین	فا	قاف	کاف	لام	میم
غ	ف	ق	ک	ل	م
نون	واو	ہا	ہمرہ	یا	
ن	و	ھ	ء	ی	

مقشابه الصوت حروف:-

یعنی جن حروف کی آوازیں آپس میں ملتی جلتی ہیں۔ ان کی تعداد سولہ ہے اور وہ یہ ہیں۔

- | | |
|------------|----------|
| ۱۔ ت ط | ۲۔ ث س ص |
| ۳۔ ح خ | ۴۔ ح ہ |
| ۵۔ ذ ز ظ ض | ۶۔ ع ۛ |
| ۷۔ ق ک | |

غیر مقشابه الصوت حروف:-

یعنی جن حروف کی آوازیں کسی دوسرے حرف سے نہیں ملتیں۔ ان کی تعداد تیرہ ہے اور وہ یہ ہیں۔

- ا ب ج د ر ش غ ف ل
م ن و ی:-

مفخم حروف:-

ہر حال میں پُر یعنی موٹے پڑھے جانے والے حروف کی تعداد سات ہے اور وہ یہ ہیں۔

- ص ض ط ظ خ غ ق

مرق حروف:-

ہر حال میں باریک پڑھے جانے والے حروف کی تعداد انیس ہے اور وہ یہ ہیں۔

ب ت ث ج ح د ز س
ش ع ف ک م ن و ہ ع ی

شبہ مستعلیہ حروف:-

یعنی کبھی موٹے اور کبھی باریک پڑھے جانے والے حروف کی تعداد تین ہے اور وہ یہ ہیں۔

ا ل ر

حروف قلقلہ:-

حروف قلقلہ پانچ ہیں: ب ج د ط ق جن کا مجموعہ ”قُطْبُ جَد“ ہے ان حروف کے ادا کرتے وقت ان کے مخرج میں جنبش پیدا کرنا ہوتا ہے اور اس جنبش کے تین درجے ہوتے ہیں

(۱) حالت وقف میں سب سے زیادہ جنبش ہوتی ہے جیسے۔

مُحِيطٌ . حَرِيقٌ . بَعِيْدٌ .

(۲) حالت سکون میں اس سے کم ہوتی ہے جیسے

أَقْلَامُهُمْ أَطْعَمَهُمْ

(۳) متحرک یعنی زیر، زیر اور پیش کی حالت میں بھی جنبش

ہوتی ہے مگر بہت کم جیسے قَالَ: طَالَ: جَاءَ:

حروف حلقی:-

حروف حلقی یہ ہیں: ا، ء، ه، ع، ح، خ، غ

تنبیہ:-

اس بات کا جاننا ضروری ہے کہ حروف حلقی سے پہلے نون ساکن اور تنوین یا دیگر کوئی حرف (حروف قلقلہ کے علاوہ) ساکن ہو تو اس حرف ساکن کو نہایت لطافت کے ساتھ کامل طور پر بغیر حرکت و قلقلہ اور سکتہ کے بلا فصل ادا کیا جائے۔ جیسے

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ - اَنْعَمْتَ - سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ - يَنْهَوْنَ - يَنْوُونَ - يُنْعِضُونَ - مِنْ خَيْرٍ -

اس موقع پر غلطی سے بچنا چاہیے اور مشاق استاد سے صحیح سمجھ کر پڑھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

حرکات

عربی زبان میں زیر، زیر اور پیش کو حرکات کہتے ہیں۔ حرکات حرکت کی جمع ہے اور جس حرف پر زیر، زیر اور پیش ہو اس کو متحرک کہتے ہیں۔ عربی زبان میں زیر کو فتح اور زیر کو کسرہ

اور پیش کو ضمہ کہتے ہیں۔ اور جس حرف پر زیر ہو اس کو مفتوح، جس کے نیچے زیر ہو اس کو مکسور اور جس پر پیش ہو اس کو مضموم کہتے ہیں۔ ادائیگی میں فتح کی آواز آدھے الف کی آواز کے برابر ہوتی ہے۔ اس کی ادائیگی میں آواز اور منہ کھل جاتے ہیں۔ کسرہ کی آواز آدھے یا کی آواز کے برابر ہوتی ہے اور اس کی ادائیگی میں منہ اور آواز میں پستی ہوتی ہے۔ ضمہ کی آواز آدھے واؤ کی آواز کے برابر ہوتی ہے اور اس کی ادائیگی میں ہونٹ گول ہو جاتے ہیں۔ کلام عرب میں کسرہ اور ضمہ کو معروف پڑھا جاتا ہے مجہول پڑھنا اہل عجم کا طریقہ ہے۔

حرکات ثلاثہ کی اصل مقدار میں مشق:-

اَبُ تُ ثُ جُ حُ خُ دُ رُ زُ سُ شُ
صُ ضُ طُ ظُ عُ غُ فُ قُ کُ لُ مُ نُ وُ ہُ
یُ

تنوین کی پہچان:

عربی زبان میں دو زیر، دو زیر اور دو پیش کو تنوین کہتے ہیں۔

توین کی آواز نون ساکن کی طرح ہوتی ہے جیسے
بُ بَن۔ تَ تَن۔ ثَ ثَن۔ جُ جَن۔ حُ حَن

سکون اور تشدید میں فرق :

جس حرف پر جزم ہو اس کو ساکن کہتے ہیں اور اس کی
ادائیگی ایک حرف کے برابر ہوتی ہے جیسے اُ بَ : اور
جس حرف پر تشدید ہو اس کو مشدود کہتے ہیں اور اس
کی ادائیگی میں دو حرف کے برابر دیر لگتی ہے جیسے اُبَ
اصل میں اُبَ بَ اور اُمّ اصل میں اُمّ مَ ہے حرف مشدود
میں پہلا حرف ساکن اور دوسرا متحرک ہوتا ہے۔ خوب سمجھ
لیں۔

الف 'واو' یا اور کھڑی زیر 'زیر اور الٹی پیش والے
حروف کی مقدار' زیر زیر پیش کی مقدار سے دوگنی ہوتی ہے
اور ان کو حروف مدہ کہتے ہیں۔

مد کے ساتھ حروف کی مشق :-

عَا عِیْ عُوْ بَا بِیْ بُوْ تَا تِیْ تُوْ ثَا ثِیْ ثُوْ
جَا جِیْ جُوْ حَا حِیْ حُوْ خَا خِیْ خُوْ دَا
دِیْ دُوْ ذَا ذِیْ ذُوْ رَا رِیْ رُوْ زَا زِیْ زُوْ

سَا سِئِ سُو شَا شِئِ شُو صَا صِئِ صُو
ضَا ضِئِ ضُو طَا طِئِ طُو ظَا ظِئِ ظُو
عَا عِئِ عُو غَا غِئِ غُو فَا فِئِ فُو
قَا قِئِ قُو كَا كِئِ كُو لَا لِئِ لُو
مَا مِئِ مُو نَا نِئِ نُو وَا وِئِ وُو
هَاهِئِ هُو يَا يِئِ يُو

ع	ع	ب	ب	ب	ب	ث	ث	ث
ث	ث	ث	ج	ج	ج	ح	ح	ح
خ	خ	خ	د	د	د	ذ	ذ	ذ
ز	ز	ز	ز	ز	ز	س	س	س
ش	ش	ش	ص	ص	ص	ض	ض	ض
ط	ط	ط	ظ	ظ	ظ	ع	ع	ع
غ	غ	غ	ف	ف	ف	ق	ق	ق
ك	ك	ك	ل	ل	ل	م	م	م
ن	ن	ن	و	و	و	ه	ه	ه
ي	ي	ي						

اسی طرح مندرجہ بالا تمام صورتوں میں روزانہ مشق کی جائے۔

دوسرا درس تجوید و قرات اور لحن کے بیان میں

تجوید کی تعریف:-

- (۱) تجوید کے لغوی معنی :- کسی چیز کو اچھا کرنا اور عمدہ کرنا۔
- (۲) اصطلاحی معنی :- ہر حرف کو اس کے مخرج سے تمام صفات لازمہ و صفات عارضہ کے ساتھ بلا تکلف ادا کرنا۔

تجوید کا موضوع : حروف تہجی یعنی حروف قرآنی ہیں۔

تجوید کی غرض و غایت : یہ کہ قرآن مجید کو صحیح پڑھا جائے۔

تجوید کا فائدہ : خوشنودی باری تعالیٰ و رضائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔

تجوید کا حکم : تجوید کا علم سیکھنا فرض کفایہ ہے لیکن عملاً تجوید کے ساتھ قرآن مجید پڑھنا ہر مسلمان مرد اور

عورت پر بقدر مَا یَجُوزُ بِهِ الصَّلَاةُ
فرض عین ہے۔

فائدہ:

ہر لفظ کے دو معنی ہوتے ہیں۔ ۱۔ لغوی

۲۔ اصطلاحی۔

کسی لفظ کو بنانے والے نے اسے جس معنی کے لیے وضع
کیا ہو وہ لغوی معنی کہلاتا ہے جبکہ اس لفظ کا خاص معنی جو
کسی جماعت نے اپنے لیے مقرر کر لیا ہو اصطلاحی معنی
کہلاتا ہے۔

قرأت کی تعریف:

قِرَاءَةُ بُرُوزِنِ هِدَايَةِ کے لغوی معنی ہیں مطلق پڑھنا جبکہ
اصطلاحی معنی میں پڑھنے کا جو انداز سب سے قراء میں سے کسی
قاری کی طرف منسوب ہو اسے قرأت کہتے ہیں۔
اور یہ قرأت حضرت امام عاصم تابعی کو فی رحمۃ اللہ علیہ
کی طرف منسوب ہے۔

قرأت کا موضوع:-

قرآن مجید کے اتفاقات و اختلافات سے بحث کی جائے۔

قرأت کی غرض و غایت:-

امت کے لئے تلاوت قرآن مجید کی آسانی ہو۔

قرأت کا فائدہ:-

خوشنودی باری تعالیٰ و رضائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

قرأت کا حکم:-

واجب کفایہ اور عمل کرنا مستنون ہے۔

علوم قرأت

قاری مقرر کے لئے چار علوم کا جاننا ضروری ہے

۱۔ علم تجوید:-

۲۔ علم قرأت:-

ان دونوں کی تعریف بیان ہو چکی ہے۔

۳۔ رسم الخط:- اس کا جاننا تاکہ قرآن مجید کا تلفظ

صحیح ادا کیا جائے اور بے جا وقف بھی نہ کیا جائے کیونکہ وقف

رسم کے تابع ہوتا ہے۔

۴۔ علم وقف:- وقف کا پہچاننا اس لئے ضروری ہے

کہ بعض جگہ بے جا وقف کرنے سے معنی میں غلطی واقع

ہو جاتی ہے۔

قرأت ، روایت اور طریق میں فرق :-

(۱) سب قراءیں سے کسی قاری کی طرف منسوب ہو اسے قرأت کہتے ہیں۔

(۲) اور روایت کسی قاری کے جس راوی کی طرف منسوب ہو اسے روایت کہیں گے۔

(۳) اور طریق جو راویوں کے آگے شاگردوں کی طرف منسوب ہوگی۔ جیسے بطریق شاطبی و بطریق جزری

فائدہ :-

اس قرأت کے امام حضرت امام عاصم تابعی کوئی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ اور آپ کے جلیل القدر شاگردوں میں سے دو مشہور شاگرد ہیں۔ (۱) حضرت شعبہ رحمۃ اللہ علیہ

(۲) حضرت حفص رحمۃ اللہ علیہ ، یہ دونوں بحیثیت راوی کے ہیں اور یہ روایت حضرت امام حفص رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے مشہور ہے۔ اس لئے اس کو روایت حفص کہتے ہیں۔

لحن کی تعریف :-

لحن کے دو معنی ہیں (۱) لب و لہجہ (۲) غلطی
یعنی تلاوت قرآن میں غلطی، لحن کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) لحن جلی :- یعنی بڑی اور کھلی غلطی۔

(۲) لحن خفی :- یعنی چھوٹی اور چھپی ہوئی غلطی۔

۱۔ لحن جلی :- اس کی تعریف یہ ہے کہ مثلاً

الصوت حروف میں سے ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف پڑھ دینا
جیسے الْحَمْدُ کی جگہ اَلْهَمْدُ اور الْعَلَمِينَ کی
جگہ اَلْثَلَمِينَ یا قَدْ کی جگہ كَدْ وغیرہ پڑھ
دینا۔

(۲) زیر، زیر، پیش اور جزم میں سے ایک کو دوسرے کی جگہ
پڑھ دینا۔ جیسے اَنْعَمْتَ کی جگہ اَنْعَمْتُ یا اِهْدِ کی جگہ
اِهْدِ وغیرہ پڑھ دینا۔

(۳) ساکن کو متحرک، اور متحرک حروف ساکن کر دینا۔ جیسے
وَجَعَلْنَا كَجْهٍ وَجَعَلْنَا پڑھ دینا۔

(۴) کسی حرف کو گٹھا کر پڑھنا جیسے وَلَا تَقْرَبَا کی جگہ
وَلَا تَقْرَبَا پڑھنا۔

(۵) کسی حرف کو برہا کر پڑھنا جیسے ضَرْب کی جگہ

ضُورِیًّا پڑھنا۔

(۶) حرف مشدد کو مخفف یعنی ساکن کر دینا یا ساکن

حرف کو مشدد کر دینا پہلی مثال مُسْتَقِرٌّ کی جگہ

مُسْتَقِرٌّ پڑھنا۔ دوسری مثال اَلْحَمْدُ کی جگہ

اَلْحَمْدُ اور رَبِّ الْعَالَمِينَ کی جگہ رَبِّ الْعَالَمِينَ پڑھنا۔

اس کا حکم یہ ہے کہ اس طرح پڑھنا سننا حرام ہے اور اس

طرح پڑھنے والا گنہگار ہے کیونکہ بعض جگہ معنی بدل جاتا

ہے جس کی وجہ سے نماز نہیں ہوتی اور لحن تجوید کی ضد

ہے۔

۲۔ لحن خفی :- لحن خفی کی تعریف یہ ہے کہ صفات

عارضہ جن کے ادا کرنے سے حروف میں خوبصورتی اور

حسن پیدا ہوتا ہے رہ جائیں ان قواعد و صفات کے ادا نہ

کرنے سے حرف کی خوبصورتی اور زینت باقی نہیں رہتی۔

جیسے لفظ اللہ کے لام سے پہلے حرف پر جب زیر یا پیش ہو تو

لام پر یعنی موٹا پڑھا جاتا ہے اسے باریک پڑھ دینا یا لفظ اللہ

کے لام سے پہلے حرف کی زیر ہو تو لام باریک پڑھا جاتا ہے

لیکن اسے پر یعنی موٹا پڑھ دینا وغیرہ لحن خفی ہے۔
اس طرح پڑھنا لاپرواہی میں شامل ہوتا ہے لہذا اس سے
بچنا ضروری ہے اور اس کا حکم یہ ہے کہ اس طرح پڑھنا
مکروہ اور ناپسندیدہ ہے۔

وَاللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

تیسرا درس

لام میم اور نون مشدد اور خلاصہ وقف کے بیان میں۔

(۱) لفظ اللہ کے لام کے دو قاعدے ہیں۔ (۱) تفخیم یعنی پُر پڑھنا (۲) ترقیق یعنی باریک پڑھنا۔

(۱) اگر لفظ ”اللہ“ کے لام سے پہلے حرف پُر زیر یا پیش ہو تو اس لام کو پُر پڑھنا چاہیے۔ جیسے اَللّٰهُ - رَسُوْلُ اللّٰهِ -

(۲) اور اگر لفظ اللہ کے لام سے پہلے حرف کی زیر ہو تو لام کو باریک پڑھنا چاہئے جیسے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ - بِسْمِ اللّٰهِ - اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ -

اور اَللّٰهُمَّ کے لام کا بھی یہی قاعدہ ہے جیسے مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ اور قَالُوا اللّٰهُمَّ کا لام بھی پُر پڑھا جائے گا اور قُلِ اللّٰهُمَّ کا لام باریک پڑھا جائے گا۔ اس کے علاوہ تمام لام باریک پڑھے جائیں گے۔ جیسے اَلَّذِيْنَ - كُتِبَ - صَلَّى - وَغَيْرِهِ۔

میم اور نون مشدد:-

میم اور نون مشدد کا ایک ہی قاعدہ ہے۔ غنہ کرنا، یعنی بقدر

ایک الف کے، تاک میں آواز لمبا کر کے پڑھنا،
جیسے اَمَّ اَمَّ اَمَّ اَنَّ اَنَّ اَنَّ

خلاصہ وقف :- وقف کی تعریف یہ ہے کہ سانس اور آواز دونوں کو بند کر کے اور حرف موقوف علیہ یعنی جس کلمہ پر وقف کیا ہے اس کلمہ کے آخری حرف کو ساکن کر دینا اگرچہ وہ حرف متحرک یعنی زیر، زیر یا پیش والا ہی کیوں نہ ہو۔ اکثر حفاظ وغیرہ وقف کرنے میں دو طرح کی غلطی کر دیتے ہیں۔

(۱) وقف کرتے وقت سانس اور آواز بند کر دیتے ہیں لیکن کلمہ کے آخری حرف پر حرکت پڑھ دیتے ہیں جیسے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ کے آخری میم پر زیر پڑھ کر وقف کر دیتے ہیں۔

(۲) کلمہ کے آخری حرف کو ساکن تو کر دیتے ہیں لیکن سانس اور آواز جاری رکھتے ہیں جیسے الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ، کے اَلْعَالَمِينَ کے نون اور الرَّحِيمِ کے میم کی حرکت تو نہیں پڑھتے دونوں کو ساکن کر دیتے ہیں لیکن سانس اور آواز جاری رکھتے ہیں اسی طرح پڑھنا

مجددین کے نزدیک بہت معیوب ہے لہذا اس سے بچنا چاہئے۔ یہ جاہلوں کا طریقہ ہے۔

وقف کی مشہور علامات :-

(۱) ○ :- یہ گول دائرہ آیت کی علامت ہے اس پر ٹھہرنا بہتر ہے۔

(۲) ھ :- یہ وقف لازم کی علامت ہے اس پر ضرور ٹھہرنا چاہئے۔

(۳) وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ بھی وقف کرنا افضل ہے۔

(۴) ط :- یہ وقف مطلق کی علامت ہے اس پر وقف کرنا بہتر ہے۔

(۵) ج :- یہ وقف جائز کی علامت ہے اس پر وقف کرنا نہ کرنا دونوں جائز ہیں اور وقف بہتر ہے۔

(۶) ز :- یہ وقف مجوز کی علامت ہے اس پر وقف نہ کرنا بہتر ہے۔

(۷) لا :- یہ علامت وقف نہ کرنے کی ہے اس جگہ نہیں ٹھہرنا چاہئے۔ البتہ ان ○ - ھ - دونوں علامات

پر ٹھہرنے میں حرج نہیں۔
نوٹ:- وقف کی مفصل بحث آگے آئے گی۔

چوتھا درس

قرأت کی تین کیفیتوں کے بیان میں

جاننا چاہئے قرآن مجید کی تلاوت کے تین درجے ہیں۔

(۱) ترتیل (تحقیق) (۲) تدویر (۳) حدر

(۱) ترتیل :- ٹھہر ٹھہر کر خوب صاف صاف پڑھنے کو کہتے ہیں۔

(۲) تدویر :- ذرا قدرے تیز رفتار سے پڑھنے کو کہتے ہیں۔

(۳) حدر :- اس سے بھی قدرے تیز پڑھنے کو کہتے ہیں جس سے مخارج و صفات کھڑے پڑے اور وقف و وصل کی صحیح ادائیگی ہو جائے۔ اور اصول تجوید کی خلاف ورزی بھی نہ ہو اور یہ تدویر اور ترتیل سے نسبتاً مشکل ہے اس میں محنت کی سخت ضرورت ہوتی ہے۔

پانچواں درس

میم ساکن نون ساکن اور تنوین کے بیان میں

میم ساکن کے تین قاعدے ہیں (۱) ادغام (۲) اخفاء
(۳) اظہار

(۱) ادغام کا قاعدہ :- یہ ہے کہ میم ساکن کے بعد
اگر میم متحرک آجائے تو بقدر ایک الف کے غنہ کے ساتھ
ادغام کیا جائے گا جیسے **فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ لَّهُمْ مَشَوَافِيهِ**۔
اس کو ادغام شفوی کہتے ہیں۔

(۲) اخفاء کا قاعدہ :- یہ ہے کہ میم ساکن کے بعد
اگر حرف با آجائے تو غنہ کے ساتھ اخفاء کیا جائے گا۔ جیسے **وَمَا
هُمْ بِمُؤْمِنِينَ ذَلِكُمْ بَلَاءٌ** اس کو اخفاء شفوی کہتے ہیں۔

(۳) اظہار کا قاعدہ :- یہ ہے کہ میم ساکن کے
بعد میم اور با اور الف کے علاوہ چھبیس حروف میں سے کوئی
حرف بھی آجائے تو میم ساکن کو اس کے مخرج سے بغیر غنہ

کے جلدی سے ادا کیا جائے گا۔ جیسے اَمْرَ لَمْ۔ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُولَدْ
اس کو اظہارِ شفوی کہتے ہیں۔

تنبیہ :- میم ساکن کے بعد واؤ آجائے تو اظہار
پوری احتیاط سے کرنا چاہیے۔ اکثر حضرات ادغام کر دیتے
ہیں۔

یہ بالکل غلط ہے جیسے عَلَیْہِمُ وَلَا الضَّالِّیْنَ۔ اَلسَّلَامُ
عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ

اسی طرح میم ساکن کے بعد حرف فا آجائے تو بھی صاف
اظہار کرنا چاہئے۔ جیسے وَیَمُدُّہُمْ فِی طُغْیَانِہُمْ۔

فائدہ :- میم ساکن کے بعد جب واؤ آجائے تو اس
کے ادا کرتے وقت ہونٹوں کے خشکی کے حصہ کو نرمی کے
ساتھ ملا کر واؤ کی وجہ سے ہونٹوں کو فوراً "گول کیا جائے۔
(۲) نون ساکن اور تنوین کے چار قاعدے ہیں (۱) اظہار
(۲) ادغام (۳) انقلاب (۴) اخفاء

اظہار کا قاعدہ :- یہ ہے کہ نون ساکن اور تنوین
کے بعد اگر چھ حروف حلقی ء ھ ع

ح غ خ میں سے کوئی حرف بھی آجائے
تو نون ساکن اور تنوین کو اس کے مخرج سے بغیر غنہ کے
جلدی سے ادا کیا جائے گا۔ جیسے اُنْحَمْتُ - عَذَابٌ عَظِيمٌ۔
اس کو اظہارِ حلقی کہتے ہیں۔

ادغام کا قاعدہ :- یہ ہے کہ نون ساکن اور تنوین
کے بعد حروف (رِملُون) کے چھ حروف میں سے کوئی حرف
بھی آجائے تو نون ساکن اور تنوین کا اس حرف میں ادغام
کیا جائے گا چار حروف م ن و ی
(مَنْوِی) میں ادغام مع الغنہ ہوگا جیسے مَنْ یَقُولُ۔
مِنْ وَآل - خَيْرًا یَرَهُ - رَعْدٌ وَبَرْقٌ۔ اور لام اور را میں ادغام
بلاغنہ ہوگا جیسے وَلَکِنْ لَا - مِنْ رَبِّهِمْ - هُدًى لِّلْمُتَّقِیْنَ -
عَفْوٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ -

تنبیہ :- نون ساکن اور حروف رِملُون میں سے
کوئی حرف ایک کلمہ میں ہوں تو ادغام نہیں ہوگا اظہار کیا
جائے گا جیسے دُنْیَا - فَنُؤْن - صُنُوعٌ - بُنْیَانٌ اس کو اظہار
مطلق کہتے ہیں۔

(۳) انقلاب کا قاعدہ :- یہ ہے کہ نون ساکن اور

تنوین کے بعد اگر حرف با آجائے تو تون ساکن اور تنوین کو میم سے بدل کر اخفاء شفوی کی طرح غنہ کے ساتھ ادا کیا جائے گا۔ جیسے مِنْ بَعْدِ - سَمِيعٌ بِصِيرٍ۔

(۴) اخفاء کا قاعدہ :- یہ ہے کہ چھ حروفِ حلقی

اور چھ حروفِ یرملون اور ایک حرف با اور الف ان چودہ

حروف کے علاوہ باقی ان پندرہ حروف ت ث ج

د ذ ز س ش ص ض ط ظ

ف ق ک میں سے کوئی حرف بھی نون ساکن

اور تنوین کے بعد آجائے تو اخفاء غنہ کے ساتھ کیا جائے گا

جیسے اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ - رِزْقًا قَالُوا - جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ -

اس کو اخفاء حقیقی کہتے ہیں اور اس کی ادائیگی اظہار اور

ادغام کی درمیانی حالت میں ہوتی ہے۔

چھٹا درس

استعاذہ اور بسملہ کے بیان میں

استعاذہ پڑھنے کا حکم :-

قرآن مجید کی تلاوت کی ابتداء جہاں سے بھی کی جائے تو اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ کا پڑھنا ضروری ہے اور اس کے پڑھنے کی دو جگہ ہیں۔ (۱) ابتدائے قرات ابتدائے سورت سے ہو (۲) ابتدائے قرات سورت کے کسی حصے سے ہو۔

بسم اللہ پڑھنے کا حکم :-

بسم اللہ کا پڑھنا ہر سورت کے شروع میں ضروری ہے۔ سوائے سورت توبہ کے۔ پھر اس کے تین مقام ہیں (۱) ابتدائے قرات ابتدائے سورت سے ہو تو بسم اللہ شریف کا پڑھنا ضروری ہے۔ (۲) درمیان قرات ابتدائے سورت سے ہو یعنی ایک سورت ختم کر کے دوسری سورت

کی ابتداء میں بھی بسم اللہ شریف کا پڑھنا ضروری ہے۔
(۳) ابتداءے قرأت درمیانِ سورت سے ہو یعنی کسی رکوع
یا آیت سے تلاوت شروع کی جائے تو پھر بسم اللہ شریف
کے پڑھنے کا اختیار ہے خواہ پڑھے یا نہ پڑھے لیکن پڑھنا
افضل ہے۔ (۴) اور اگر درمیانِ قرات ابتداءے سورت توبہ
سے ہو یعنی سورۃ انفال ختم کرنے کے بعد سورۃ توبہ سے
ابتدا کی جائے (۵) ابتداءے قرات ابتداءے سورۃ توبہ سے
ہو تو ان دونوں صورتوں میں بسم اللہ نہیں پڑھی جائے
گی۔

ساتواں درس

الف ہمزه اور را کے بیان میں

(۱) الف کی تعریف یہ ہے کہ الف ہمیشہ بغیر حرکت کے ہوتا ہے اور الف کا ما قبل یعنی پہلا حرف مفتوح ہوتا ہے۔ جیسے
قَالَ، طَالَ، مَالَ

(۲) ہمزه کی تعریف یہ ہے کہ ہمزه متحرک اور ساکن بھی ہوتا ہے اور جھٹکے سے پڑھا جاتا ہے جیسے الْحَمْدُ - رَأَيْتَكَ نَعْبُدُ -
أُنْزِلَ - يُؤْمِنُونَ - مَا كُذِّلَ -

ہمزه ہر حال میں باریک پڑھا جاتا ہے۔ لیکن الف ما قبل کے تابع ہوتا ہے یعنی پُر حرف کے بعد الف بھی پُر پڑھا جائے گا جیسے طَالُوْتَ قَالَ - صَالِحٌ - غَالِبُونَ - عِظَا مًا -
خِلْدُونَ - وَلَا الضَّالِّينَ - أَرَادَ اللَّهُ -

را پڑھنے کے دو قاعدے ہیں:-

(۱) پُر (۲) باریک - را پُر کی سات مثالیں ہیں۔

(۱) را مفتوح و مضموم اسی طرح دو زیر، دو پیش، خواہ مشدود ہو یا نہ ہو جیسے رَأْسُوْلُهُ، رُسُلٌ، نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ، نَارُ حَامِيَةٍ، مِنْ رَبِّكُمْ، غَفُورٌ رَحِيْمٌ، شَرُّكُمْ۔

(۲) را ساکن ما قبل مفتوح یا مضموم ہو جیسے أَرْسَلْنَا، أَرْسَلْنَا، رَأْسُوْلُهُ، رُسُلٌ، نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ، نَارُ حَامِيَةٍ، مِنْ رَبِّكُمْ، غَفُورٌ رَحِيْمٌ، شَرُّكُمْ۔

(۳) را ساکن اور حرف مکسور دو کلموں میں ہوں جیسے مِنْ أَرْتَضَى أَمْرًا تَابُوا۔

(۴) را ساکن سے پہلے کسرہ ہو اور را کے بعد اسی کلمہ میں حروف مستعلیہ میں سے کوئی حرف مفتوح آجائے جیسے رَأْسُوْلُهُ، رُسُلٌ، نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ، نَارُ حَامِيَةٍ، مِنْ رَبِّكُمْ، غَفُورٌ رَحِيْمٌ، شَرُّكُمْ۔

(۵) را بوجہ وقف کے ساکن ہو تو را سے تیسرے حرف پر زیر یا پیش ہو جیسے لَيْلَةُ الْقَدْرِ، بِكُمُ الْعُسْرُ۔

(۶) را مراد یعنی پیش والی را پر اگر روم کے ساتھ وقف کیا جائے جیسے وَالشَّجَرُ، مُنْتَصِرٌ۔

را باریک کی چھ مثالیں ہیں:-

- (۱) را مکسور ہو یا دو زیر والی ہو خواہ مشدد ہو یا نہ ہو
جیسے رِسَالَةٌ - ذُرِّيَّةٌ - بَحْرٌ مُّضَارٌّ وَصِيَّةٌ -
(۲) را ساکن ماقبل مکسور ہو جیسے اَنْذِرْ فِرْعَوْنَ، لیکن اس را
کی تین شرطیں ہیں (۱) کسرہ اصلی ہو۔ (۲) کسرہ اور را ایک
ہی کلمہ میں ہوں۔ (۳) اسی کلمہ میں را کے بعد کوئی حرف
مستعلیہ نہ ہو۔

- (۳) را بوجہ وقف کے ساکن ہو اور اس سے پہلا حرف بھی
ساکن ہو تو را سے تیسرے حرف کی زیر ہو جیسے بَكْرٌ - حَجْرٌ -
(۴) را بوجہ وقف کے ساکن ہو اور اس سے پہلے یائے
ساکن ہو جیسے خَيْرٌ - ضَيْرٌ - قَدِيرٌ - بَصِيرٌ ۔
(۵) را ممالہ یعنی جس را پر امالہ کیا جاتا ہے جیسے حَجْرِيهَا
(۶) را مرامہ یعنی ایک زیر یا دو زیر والی را جس پر روم کے
ساتھ وقف کیا جائے جیسے وَنْذِرْ - مُدْرِكٌ ۔

آٹھواں درس

مخرج و صفات کے بیان میں

مخرج :- حروف تہجی کل انتہیں ہیں جن کے مخرج صحیح قول کی بنا پر سترہ ہیں جن مقامات سے حروف ہجائیہ نکلتے ہیں ان کو مخرج کہتے ہیں۔ مخرج مخرج کی جمع ہے مخرج کے معنی ہیں نکلنے کی جگہ اور حروف کو صحیح مخرج سے نکالنا ہی تجوید کا اصل مقصد ہے اگر کسی حرف کا مخرج معلوم کرنا ہو تو اس حرف کو ساکن کر کے اس سے پہلے ہمزہ متحرک لگا کر ادا کریں اور جس جگہ سے آواز نکلے تو سمجھ لیں کہ یہی اس کا مخرج ہے مگر یہ ماہر استاد سے مشق کر کے ہی معلوم کیا جاسکتا ہے۔ مخرج سے پہلے طلباء کو دانتوں کا جاننا ضروری ہے کیونکہ بعض حروف کا تعلق دانت سے ہے اور انسان کے منہ میں تقریباً "بیس دانت ہوتے ہیں سولہ اوپر کے جڑے میں سولہ نیچے کے جڑے میں۔ علماء تجوید نے اس کی چھ قسمیں بیان کی ہیں۔

۱۔ ثنایا کے چار دانت ہیں۔ دو سامنے اوپر کے جن کو ثنایا

علیاء اور ان کے مقابل دو نیچے کے جن کو ثنایا مُسفلّی کہتے ہیں۔

۲۔ رباعیات کے چار دانت ہیں۔ یعنی ثنایا کے دائیں بائیں دو اوپر اور دو نیچے کے۔

۳۔ انیاب کے بھی چار دانت ہیں رباعیات کے دائیں بائیں دو اوپر اور دو نیچے کے۔

۴۔ ضوا حک کی بھی چار داڑھیں ہیں۔ انیاب کے دائیں بائیں دو اوپر اور دو نیچے کی چار داڑھیں۔

۵۔ طواحن کی کل بارہ داڑھیں ہیں یعنی ضوا حک کے دائیں بائیں چاروں جانب تین تین داڑھیں۔

۶۔ نواجد کی چار داڑھیں طواحن کے آخر میں چاروں جانب ایک ایک داڑھ دو اوپر اور دو نیچے۔ ان کو خوب یاد کر لیں۔

سترہ مخارج یہ ہیں

۱۔ پہلا مخرج جوف دہن یعنی منہ کے اندر خالی جگہ ہے۔ اس سے حروف مدہ یعنی الف۔ واؤ۔ یا۔ نکلتے ہیں۔ ا۔ و۔ یں

۲۔ دوسرا مخرج اقصى حلق ہے اس سے ہمزہ اور ہا نکلتے

ہیں۔ ۶۔ ۵

۳۔ تیسرا مخرج وسط حلق ہے اس سے عین اور حانکلتے ہیں

ع۔ ح

۴۔ چوتھا مخرج ادنیٰ حلق ہے اس سے غین اور خانکلتے ہیں۔

غ۔ خ

۵۔ پانچواں مخرج زبان کی جڑ کو کوٹے کے قریب اوپر کے تالو

سے لگائیں تو قاف نکلتا ہے۔ ق

۶۔ چھٹا مخرج قاف کے مخرج سے ذرا منہ کی جانب ہے۔

اس سے کاف نکلتا ہے۔ ک

۷۔ ساتواں مخرج زبان کا درمیان اور اوپر کا تالو ہے اس

سے جیم۔ شین اور یائے غیر مدہ نکلتے ہیں۔ ج۔ ش۔ ی

۸۔ آٹھواں مخرج حافظہ لسان یعنی زبان کی کرویٹ اور اوپر

کی پانچ داڑھوں کی جڑ ہے اس سے ضاد نکلتا ہے ضاد بائیں

جانب سے آسانی سے نکلتا ہے دائیں طرف سے نکل سکتا

ہے مگر مشکل سے اور دونوں طرف سے بھی نکل سکتا ہے۔

بیک وقت مگر بہت مشکل ہے۔

۹۔ نواں مخرج زبان کا کنارہ اور کچھ حافظہ جب ضاحک ناب

رباعی اور ثنیہ کے مسوڑھوں سے لگے تو لام نکلتا ہے۔

۱۰۔ دسواں مخرج زبان کا کنارہ اور ناب رباعی اور ثنیہ کے مسوڑھوں سے نون نکلتا ہے۔ ن

۱۱۔ گیارہواں مخرج زبان کی پشت کا سرا رباعی اور ثنیہ کے مسوڑھوں سے را نکلتی ہے۔ ر

۱۲۔ بارہواں مخرج زبان کی نوک اور ثنایا علیا کی جڑ سے طا دال، تانکلتے ہیں۔ ط۔ د۔ ت

۱۳۔ تیرہواں مخرج زبان کا سرا اور ثنایا علیا کا کنارہ جو مسوڑھوں سے ملا ہوا ہے اس سے ظا، زال، ٹا نکلتے ہیں۔ ظ۔ ذ۔ ث

۱۴۔ چودھواں مخرج زبان کی نوک اور ثنایا سفلی کا کنارہ ثنایا علیا کے قریب ہونے سے صاد۔ زا۔ سین نکلتے ہیں۔ ص۔ ز۔ س

۱۵۔ پندرہواں مخرج نیچے کے ہونٹ کی تری والا حصہ اور ثنایا علیا کے کنارے سے فا نکلتی ہے۔ ف

۱۶۔ سولہواں مخرج دونوں ہونٹوں سے با، میم اور واؤ نکلتے ہیں۔ ب۔ م۔ و۔ با تری سے میم خشکی اور واؤ ہونٹوں کے گول کرنے سے ادا ہوتی ہے۔

۱۷۔ سترہواں مخرج خیشوم ناک کا بانسہ یعنی ناک کا پچھلا

سخت حصہ اس سے غنہ ادا ہوتا ہے۔

اختلاف مخارج

- (۱) امام خلیل نحوی کے نزدیک سترہ مخارج ہیں۔
- (۲) امام سیبویہ نحوی کے نزدیک سولہ مخارج ہیں۔
- (۳) امام فراء نحوی کے نزدیک چودہ مخارج ہیں۔

صفات

صفات 'صفت کی جمع ہے اور صفت کے معنی کیفیت اور حالت کے ہیں جو کہ حرف کو اس کے مخرج سے ادا کرتے وقت ظاہر ہوتی ہے۔ جیسے پُر یا باریک پڑھنا۔ اسی طرح آواز اور سانس کا کہیں جاری رہنا اور کہیں بند ہو جانا وغیرہ وغیرہ اور صفات کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) صفاتِ لازمہ (۲) صفاتِ عارضہ

- (۱) صفاتِ لازمہ ہر حالت میں حرف میں پائی جاتی ہیں۔
- مخارج کی طرح صفاتِ لازمہ کی تعداد بھی سترہ ہے۔ پھر
- صفاتِ لازمہ کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) صفاتِ لازمہ متضادہ

(۲) صفاتِ لازمہ غیر متضادہ۔

(۱) صفاتِ لازمہ متضادہ کی تعداد دس ہے۔ جن کے پانچ

جوڑے ہیں۔ متضادہ کے معنی ایک دوسرے کی ضد کے ہیں

اور یہ تمام حروف میں ہر حالت میں پائی جاتی ہیں۔

(۲) صفاتِ لازمہ غیر متضادہ سات ہیں یہ کسی کی ضد نہیں

ہیں اور یہ صفات صرف چودہ حروف میں ہر حالت میں پائی

جاتی ہیں۔

صفاتِ لازمہ متضادہ

۱۔ عیس	اس کی ضد	جر ہے
۲۔ شدت	لخت کی ضد	رخوت ہے
۳۔ استعلاء	" کی ضد	استفال ہے
۴۔ اطباق	" کی ضد	انفتاح ہے
۵۔ ازلاق	" کی ضد	احبات ہے

صفاتِ لازمہ غیر متضادہ

(۱) قَلَقْلہ (۲) صَفِیر (۳) لَین (۴) تَفَشِّی (۵) اِنْخِرَاف
(۶) تَکْرِیہ (۷) اِسْتِطَالَت



اب صفات لازمہ متضادہ کی سلسلہ وار تعریف کی جاتی ہے۔

(۱) ہمس :-

ہمس کے معنی پستی کے ہیں اس کے دس حروف ہیں جن کا مجموعہ فَحَّہُ شَخْصٌ سَكَّتِہِ جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو مہموسہ کہتے ہیں۔ ان کی ادائیگی کے وقت آواز میں ضعف اور پستی پیدا ہو جاتی ہے اور سانس جاری رہتا ہے جیسے مِنْ التَّاسِ کاسین اس کی ضد جہر ہے۔

(۲) جہر :-

جہر کے معنی بلندی کے ہیں اس کے انیس حروف ہیں۔ ان کو مجہورہ کہتے ہیں ان کی ادائیگی کے وقت آواز میں بلندی اور قوت پیدا ہو جاتی ہے اور سانس بند ہو جاتا ہے۔ جیسے

بَاس کا ہمزہ۔

(۳) شدت

شدت کے معنی سختی کے ہیں اس کے آٹھ حروف ہیں جن کا مجموعہ اَجْدُ قَطَبٌ بَكَّتْ ہے ان کو شدیدہ کہتے ہیں ان کی ادائیگی کے وقت آواز سختی کے ساتھ بند ہو جاتی ہے جیسے مُحِیْطٌ کی طا اس کی ضد رخوت ہے۔

(۴) رخوت :-

رخوت کے معنی نرمی کے ہیں۔ اس کے سولہ حروف ہیں۔ ان کو رخوہ کہتے ہیں۔ ان کی ادائیگی کے وقت آواز نرمی کے ساتھ جاری رہتی ہے جیسے فِی الْاَسْرَاضِ کی بضاد۔ نوٹ :- شدت اور رخوت کی درمیانی صفت کا نام توسط ہے اس کے معنی درمیانی حالت کے ہیں۔ اس کے پانچ حروف ہیں جن کا مجموعہ لِنْ عُمَرُ ہے۔ ان کو متوسطہ کہتے ہیں۔ ان کی ادائیگی کے وقت نہ تو آواز پوری طرح بند ہوتی ہے اور نہ پوری طرح جاری رہتی ہے جیسے الرَّحِیْمُ کا میم اور صفت توسط کسی کی ضد نہیں۔

(۵) استعلاء :-

استعلاء کے معنی بلندی چاہنا ہے اس کے سات حروف ہیں جن کا مجموعہ خُصَّصَ صَخَطُ قِطْ ہے ان کو حروف مستعلیہ کہتے ہیں۔ ان حروف کی ادائیگی کے وقت ہمیشہ زبان کی جڑ تالو کی طرف بلند ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے یہ حروف موٹے پڑھے جاتے ہیں جیسے طَالُوْتَ کی طا اور قَالُوا کی قاف اس کی ضد استفال ہے۔

(۶) استفال :-

استفال کے معنی نیچے رہنا۔ اس کے بائیس حروف ہیں ان کو حروف مستقلہ کہتے ہیں۔ ان حروف کی ادائیگی کے وقت زبان کی جڑ نیچے کو رہتی ہے اس وجہ سے یہ حروف باریک پڑھے جاتے ہیں۔

(۷) اطباق :-

اطباق کے معنی لپٹنے اور ملنے کے ہیں اس کے چار حروف ہیں جن کا مجموعہ صَمَضْ طَطْ ہے ان کو حروف مطبقہ کہتے

ہیں۔ ان حروف کی ادائیگی کے وقت ہمیشہ زبان کا اکثر حصہ اوپر کے تالو سے لپٹ جاتا ہے جس کی وجہ سے یہ حروف خوب موٹے پٹھے جاتے ہیں جیسے مَرَصَادُ کا صاد اس کی ضد انفتاح ہے۔

(۸) انفتاح :-

انفتاح کے معنی جدا ہونے کے ہیں۔ اس کے پچیس حروف ہیں۔ ان حروف کو منفترہ کہتے ہیں ان حروف کی ادائیگی کے وقت زبان کا اکثر حصہ تالو سے جدا رہتا ہے۔ جیسے کَبَعِدْ کی دال۔

(۹) اذلاق :-

اذلاق کے معنی کناروں سے ادا ہونا ہے۔ اس کے چھ حروف ہیں جن کا مجموعہ فَرَمِنْ لُبْ ان کو حروف مزلقہ کہتے ہیں۔ یہ حروف ہونٹوں اور زبان کے کناروں سے سہولت اور جلدی سے ادا ہوتے ہیں جیسے رَمِنْ کا نون اس کی ضد اصمات ہے۔

(۱۰) اصمات :-

اصمات کے معنی روکنے کے ہیں۔ اور اس کے تئیس حروف ہیں۔ ان حروف کو مصمتہ کہتے ہیں۔ یہ حروف اپنے مخرج سے جماؤ اور مضبوطی کے ساتھ ادا ہوتے ہیں۔ جیسے مَنفُوش کاشین۔

اب صفات لازمہ غیر متضادہ کی سلسلہ وار تعریف کی جاتی ہے۔

(۱) قلقلہ :-

قلقلہ کے معنی جنبش کے ہیں۔ حروف قلقلہ کا مجموعہ قُطْبُ جَدّ ہے۔ ان پانچ حروف کی ادائیگی کے وقت ان کے مخرج میں جنبش ہوتی ہے۔ وقف کی حالت میں زیادہ سکون کی حالت میں اس سے کم اور حرکت میں بہت ہی کم ہوتی ہے جیسے مُحِیْطٌ - اَطْعَمَهُمْ - طَالُوْتَ۔

(۲) صفیر -

صفیر کے معنی مثل سیٹی کی آواز کے ہیں۔ اور یہ تین حروف

عاد، زا، سین میں پائی جاتی ہے ان حروف کی ادائیگی کے وقت
بغیر تکلف کے مثل سیٹی کے نکلتی ہے جیسے مَرِصُوص کا صاد

(۳) لین

لین کے معنی نرمی کے ہیں اور یہ دو حروف میں پائی جاتی ہے
واو ساکن اور یائے ساکن جب کہ ان سے پہلے حرف
پر زبر ہو۔ ان پر اگر حالت وقف میں مد کرنا چاہیں تو نرمی
کے ساتھ مد کر سکتے ہیں جیسے حَذَرَ الْمَوْتِ ط مَنْ شَيْءٌ

(۴) انحراف

انحراف کے معنی پلٹنا اور پھرنا ہے اور یہ دو حروف میں پائی
جاتی ہے۔ لام اور را میں۔ لام کو ادا کرتے وقت زبان کا
کنارہ را کے مخرج کی طرف اور را کے ادا کرتے وقت
زبان کا کنارہ لام کے مخرج کی طرف لوٹتا ہے جیسے قَوْلٌ کا
لام اور غَوْرٌ کی را

(۵) تنفشی

تنفشی کے معنی آواز کا پھیلنا اور یہ صرف شین میں

پائی جاتی ہے۔ اس کے ادا کرتے وقت آواز منہ میں پھیل جاتی ہے جیسے مَنفُوش کا شین

(۶) تکریر

تکریر کے معنی کسی شے کو بار بار کرنا اور یہ صرف را میں پائی جاتی ہے اس کے ادا کرتے وقت مشابہت تکرار ہوتی ہے۔ حقیقت تکرار نہیں ہوتی۔ اس فرق کو خوب یاد کر لیں مطلب یہ ہے کہ زبان لڑکے کے مخرج میں مضبوطی سے لگا کر زبان میں لرزہ پیدا کیا جائے۔ حقیقی تکرار بالکل غلط ہے۔ اس سے بچنا ضروری ہے جیسے اَمْرٌ سَلْنَا - نَعْفُوهُم رَّحِيمٌ۔

(۷) استطالت

استطالت کے معنی ہیں لبائی چاہنا۔ اور یہ صرف ضاد میں پائی جاتی ہے اس کے ادا کرتے وقت مخرج لبھا ہونے کی وجہ سے آواز میں بھی درازی یعنی لبائی پائی جاتی ہے جیسے
وَلَا الضَّالِّينَ - فِي الْأَرْضِ -

نوٹ: صفات لازمہ متضادہ و غیر متضادہ میں فرق یہ ہے

کہ صفات لازمہ متضادہ کے مقابل کی صفت کا نام متعین ہے اور یہ تمام حروف میں پائی جاتی ہیں اور صفات لازمہ غیر متضادہ کے مقابل میں کسی صفت کا کوئی نام متعین نہیں اور یہ تمام حروف میں نہیں پائی جاتیں بلکہ صرف چودہ حروف میں پائی جاتی ہیں اور وہ یہ ہیں۔ ب ج د و ط ق ز س ص ش ض ل ر و ی

صفات عارضہ :-

صفات عارضہ بعض حالتوں میں پائی جاتی ہیں اور بعض حالتوں میں نہیں پائی جاتیں۔ یہ صفات جن حروف میں پائی جاتی ہیں ان کا مجموعہ ہے اَوْرِيْمَلَانِ اور وہ یہ ہیں۔
(۱) تفخیم (۲) ترقیق (۳) ادغام (۴) انقلاب (۵) اخفاء
(۶) غنہ (۷) مد (۸) تسہیل (۹) ابدال (۱۰) حذف
نوٹ: ان میں سے بعض صفات کا اس سے پہلے ذکر ہو چکا ہے اور بعض کا اپنے مقام پر آئے گا۔

نواں درس

ادغام کے بیان میں

ادغام کی تعریف یہ ہے کہ ایک حرف کو دوسرے حرف میں ملا کر حرف مشدد کی طرح ادا کیا جائے جیسے قَدْ تَبَيَّنَ دال کا تا میں ادغام ہوا پہلے حرف کو مد غم اور دوسرے کو مد غم فیہ کہتے ہیں دونوں کے ملانے کا نام ادغام ہے مد غم کے سکون اور حرکت کے اعتبار سے اس کو دو قسم میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

(۱) ادغامِ صغیر (۲) ادغامِ کبیر

(۱) ادغامِ صغیر

پہلا حرف ساکن اور دوسرا متحرک ہو تو ادغام کرنا ضروری ہے جیسے اِذْ ظَلَمُوا اس کو ادغامِ صغیر کہتے ہیں۔

(۲) ادغامِ کبیر

پہلا حرف اور دوسرا حرف دونوں متحرک ہوں تو پہلے حرف کو

ساکن کر کے دوسرے حرف میں ملا کر ادغام کرنا ضروری ہے۔ اس کو ادغام کبیر کہتے ہیں۔

ادغام کبیر کی روایت حفص کے اعتبار سے پانچ مثالیں ہیں۔

(۱) اَتَحَا جُوْنِيْ اِس میں اَتَحَا جُوْنِيْ تھا، سورۃ انعام، ۹ رکوع

(۲) تَأْمُرُوْا بِرَبِّ ۞ تَأْمُرُوْا نَبِيَّ ۞ زمر ۞

(۳) مَكْنِيْ ۞ ۞ مَكْنِيْ ۞ کہت ۞

(۴) نِعِمَّ ۞ ۞ نِعِمَّ مَا ۞ بقرہ، نساء، ۳۷، ۸

(۵) لَا تَأْمَنَّا ۞ ۞ لَا تَأْمَنَّا ۞ یوسف ۲

فائدہ

پہلی چار مثالوں میں ادغام ہی ہوتا ہے اور پانچویں مثال یعنی لَا تَأْمَنَّا میں ادغام اور اظہار دونوں جائز ہیں لیکن ادغام کے ساتھ اشٹام اور اظہار کے ساتھ روم ضروری ہے۔

نوٹ: اشٹام میں ہونٹوں سے ضمہ کا اشارہ کیا جاتا ہے اور یہ صرف ضمہ میں ہوتا ہے اور روم میں حرف کی تہائی حرکت کو ایسی ہلکی آواز سے ادا کیا جاتا ہے جس سے قریب والا سن سکے۔ اور یہ زیر اور پیش میں ہوتا ہے۔

کیفیت کے اعتبار سے ادغام کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) ادغام تام (۲) ادغام ناقص

(۱) ادغام تام

میں مدغم کی کوئی صفت باقی نہیں رہتی جیسے قَالَتْ طَائِفَةٌ
میں تاکا ط میں ادغام ہوا۔

(۲) ادغام ناقص

میں مدغم کی کوئی صفت باقی رہتی ہے جیسے مَنْ يَقُولُ میں
نون کی صفت غُنَّ باقی ہے
مدغم اور مدغم فیہ کے مخارج و صفات کے اعتبار سے ادغام کی
تین قسمیں ہیں۔ (۱) ادغام مثلیں (۲) ادغام متجانسین
(۳) ادغام متقاربین۔

ادغام مثلیں

(۱) ایک ہی مخرج اور ایک ہی صفت کے دو حروف اکٹھے
ہو جائیں جیسے دال، دال اور ذال ذال وغیرہ ان میں پہلا
سکن اور دوسرا متحرک ہو تو ادغام کرنا ضروری ہے۔ جیسے
قَدْ دَخَلُوا، اِذْ ذَهَبَ وغیرہ اور یہ ادغام تام ہی ہوتا ہے۔

(۲) ادغام متجانسین

ایک مخرج کے دو حرف اکٹھے ہو جائیں جن کی پوری صفات ایک نہ ہوں۔ جیسے اذ ظَلَمُوا تو ادغام ضروری ہے اور ادغام متجانسین تام بھی اور ناقص بھی ادغام تام کی چھ مثالیں ہیں

(۱) قَدْ ثَبَّيْنِ (۲) قَالَتْ طَائِفَةٌ (۳) اِذْ ظَلَمُوا (۴) اَنْقَلَبْتُ دَعَوَا لِلّٰهِ (۵) يَلْمِزُ ذٰلِكَ (۶) اِرْكَبْ مَعَنَا

پہلی چار مثالوں میں تو صرف ادغام ہی ہوگا اور آخری دو مثالوں میں اظہار ثابت ہے اور ادغام متجانسین ناقص کی مثالیں صرف چار کلمات میں ہی پائی جاتی ہیں اور وہ یہ

ہیں۔

(۱) بَسَطْتُ، (۲) اَحْطَيْتُ (۳) فَزَطْتُ (۴) مَا فَزَّطْتُمْ

چاروں مثالوں کو بغیر تقلد کے صفت اطباق کو باقی رکھ کر پڑھا جائے گا۔

(۳) ادغام متقاربین

دو حرف قریب المخرج یا قریب الصفات اکٹھے ہو جائیں جن میں پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہو تو ادغام ضروری ہے جیسے اَلَمْ يَخْلُقْكُمْ وَلٰكِنْ لَا۔ ادغام متقاربین میں تام اور ناقص دونوں ہیں۔ قرآن مجید میں کل سات مثالیں ہیں۔

تام کی مثالیں وَلَٰكِنْ لَا - مِنْ رَبِّهِمْ - قُلْ رَبِّكُمْ .

ناقص کی مثالیں مَنْ يَقُولُ - مِنْ وَّالٍ .

مختلف فیہ کی مثال عَنْ مَّا .

خلف کی مثال اَلَمْ خَلَقْكُمْ

خلف کا معنی ہے اختلاف اسی لیے اس آخری مثال میں بھی ادغام تام اور ناقص میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک تمام اور بعض کے نزدیک ناقص ہے اور دونوں طرح جائز ہے مگر ادغام تام اولیٰ ہے صرف حلقی کا اپنے ہم مثل میں بھی ادغام کیا جائے گا۔ جیسے یَوْجِھُہُ

موایع ادغام

یعنی وہ مثالیں جہاں ادغام غیر جائز ہے۔

- (۱) یائے مدہ کا غیر مدہ میں جیسے - فِیْ یَوْمٍ -
(۲) واو مدہ کا غیر مدہ میں جیسے - قَالُوا وَمَا لَنَا -
(۳) حروف حلقی کا اپنے ہم مخرج میں جیسے - فَاصْغَعْ عَنْهُمْ -
(۴) حروف حلقی کا اپنے قریب المخرج میں جیسے فَسَبِّحْهُ -
(۵) حروف حلقی کا غیر معروف حلقی میں جیسے لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا -
ادغام نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اگر ان مثالوں میں ادغام کیا جائے تو پھر ثقل پیدا ہو جائے گا جبکہ ادغام ثقل کو دور کرنے کے لئے ہی کیا جاتا ہے۔ جب مقصد ہی فوت ہو گیا تو کیا فائدہ۔

لام تعریف کے دو قاعدے ہیں

- (۱) ادغام (۲) اظہار
- علماء کی اصطلاح میں چودہ حروف قمری ہیں جن کا مجموعہ یہ ہے اَبْیَغْ حَجَلْ وَخَفْ عَقِیْمَہُ اور ان کے علاوہ باقی چودہ حروف یعنی ت ث د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ل ن حروف شمسی کہلاتے ہیں۔ اگر لام تعریف کے بعد حروف قمری میں سے کوئی

حرف آجائے تو لام تعریف کا اظہار کیا جائے گا جیسے

الْفَتْحُ - الْحَمْدُ - الْمُسْتَقِيمُ - وغیرہ۔

اور اگر لام تعریف کے بعد حروف سنی میں سے کوئی حرف آجائے تو ادغام کیا جائے گا جیسے - الشَّمْسُ - الرَّحْمَنُ - التَّائِبُ - وغیرہ۔

فائدہ :- الف اس لئے شمار نہیں کیا کہ لام تعریف

کے بعد الف نہیں آسکتا۔

لام فعل کا حکم :- لام فعل کا تو مطلقاً اظہار ہی ہوتا ہے۔ جیسے قُلْ نَعَمْ - قُلْ تَعَالَوْا - فَالْتَقِمَهُ - وَجَعَلْنَا - قُلْنَا اِنَّهُ سَلْنَا لیکن ایسے لام کے بعد را یا لام آجائے تو پھر ادغام واجب ہے جیسے قُلْ تَوَكَّلْتُمْ - قُلْ تَرَابٌ - وغیرہ

دسواں درس

مذات، وقف، سکتہ اور قطع کے بیان میں

(۱) مذات

بحث مذات میں چند بیان ہیں جو ہم بالترتیب بیان کرتے ہیں تاکہ مبتدی کو سمجھنے میں آسانی ہو۔

حرف مّذہ :- حروف مّذہ تین ہیں (۱) الف مّذہ (۲) واو مّذہ

(۳) یائے مّذہ

(۱) الف مّذہ :- کی تعریف یہ ہے کہ الف پر کوئی

حرکت نہیں ہوتی اور الف کے پہلے حرف پر زیر ہوتی ہے۔

الف ہمیشہ مّذہ ہی ہوتا ہے جیسے قَالَ - كَانَ - مَا بَلَكَ -

(۲) واو مّذہ :- واو ساکن سے پہلے حرف پر پیش

ہوتی ہے جیسے قُولُوا - كُونُوا -

(۳) یائے مدہ :-

یائے ساکن سے پہلے حرف کی زیر ہوتی ہے جیسے فِیہ - قِیلَ -
تینوں حروفِ مدہ کی اکھٹی مثال یہ ہے - نُوحِیْہَا

حروفِ لین :-

حروفِ لین دو ہیں (۱) واؤ لین (۲) یائے لین
واؤ لین اور یائے لین کی تعریف یہ ہے کہ دونوں ساکن
ہوں اور ان سے پہلے حرف پر زیر ہو جیسے
حَذَرَ الْمَوْتِ مِنْ شَيْءٍ تو ان کو واؤ لین اور یائے لین کہتے
ہیں۔ اگر ان پر حرکت ہو تو پھر ان کو واؤ متحرک اور یائے
متحرک کہتے ہیں جیسے اَوِ الْوَالِدَیْنِ - یَوَدُّ - یُعَمِّرُ ۔

مد کے درجات :-

مد کے تین درجے ہیں (۱) قصر (۲) توسط (۳) طول

قصر :-

حرف مدہ یا لین کو ایک الف یعنی دو حرکتوں کے برابر لمبا
کرنے کو کہتے ہیں اس مقدار کا اندازہ یہ ہے کہ درمیانی

طور پر کھلی ہوئی انگلی کو بند اور بند انگلی کو کھولنے میں جتنی دیر لگتی ہے یہ ایک اندازہ ہے اصل دارو مدار کامل استاذ کے سننے پر ہے۔

توسط :-

حروف مدہ یا لین دو یا تین الف تک کھینچنے کو توسط کہتے ہیں۔

طول :-

حروف مدہ یا لین تین الف پانچ الف تک کھینچنے کو طول کہتے ہیں۔

مد کی تعریف :-

حروف مدہ اور لین میں آواز کو کھینچ کر لمبا کر کے پڑھنے کو مد کہتے ہیں مدہ کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) مذ اصلی (۲) مذ فرعی

مذ اصلی :-

مذ اصلی کو ذاتی اور طبعی بھی کہتے ہیں اس کی مقدار ایک

الف کے برابر ہے مد اصلی کی تعریف یہ ہے کہ ایک الف سے کم بھی نہ ہو اور زائد بھی نہ ہو اور کسی سبب پر موقوف بھی نہ ہو۔ جیسے نُوحِيْهَا

مد فرعی :-

مد فرعی کی تعریف یہ ہے کہ الف سے زائد کھینچی جائے اور حرف مد کے بعد کوئی سبب پایا جائے اور مد فرعی کے دو سبب ہیں۔ (۱) ہمزہ (۲) سکون اور پھر سکون کی دو قسمیں ہیں۔
(۱) سکون لازمی (۲) سکون عارضی

(۱) سکون لازمی :-

جو حالت وقف اور وصل میں ساکن ہی پڑھا جائے جیسے
اَللّٰہُ میں لام کا سکون اصلی ہے۔

(۲) سکون عارضی :-

جو حالت وقف میں کلمہ کا آخری حرف ساکن پڑھا جائے
جیسے رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، کَاوْنٌ، عَلِیْمٌ، حَکِیْمٌ،
کا میم اور قَدْرِہ کی را وغیرہ

اور اگر وقف نہ کریں تو کلمے کے آخری حرف کی حرکت
پڑھی جائے گی جیسے اَلْجَنِّ الرَّحِمِ . ضَلَّ يَوْمَ الدِّينِ میں رحیم کی
میم کی حرکت پڑھی جائے گی۔

مدِ فرعی کی اجمالی چار قسمیں ہیں :-

(۱) مدِ متصل (۲) مدِ منفصل (۳) مدِ لازم (۴) مدِ عارض
مدِ فرعی کی تفصیلی نو قسمیں ہیں۔

(۱) مدِ متصل (۲) مدِ منفصل (۳) مدِ لازم کلمی مخفف
(۴) مدِ لازم کلمی مشق (۵) مدِ لازم حرفی مخفف (۶) مدِ لازم حرفی
مشق (۷) مدِ لازم لین (۸) مدِ عارض وقفی (۹) مدِ عارض لین۔
مدِ متصل :-

ایک کلمہ میں حرف مدہ کے بعد ہمزه آجائے تو اس کو متصل
کہتے ہیں جیسے اُولَیِّکَ ، سُوءٌ ، سَيِّئَةٌ
اس کو مد واجب بھی کہتے ہیں۔
مدِ منفصل :-

حرف مدہ کلمہ کے آخر میں ہو اور ہمزه دوسرے کلمہ کے

شروع میں ہو تو اس کو مد منفصل کہتے ہیں جیسے بِمَا أُزِلَ
فِي أَنْفُسِكُمْ، قَالُوا أَمَّا ان دونوں کی
مقدار دو الف ڈھائی الف اور چار الف تک ہے اور
منفصل میں قصر بھی جائز ہے اس لئے اس کو مد جائز بھی
کہتے ہیں۔

مد لازم کلمی مخفف :-

حرف مدہ کے بعد اسی کلمہ میں سکون لازمی ہو جیسے اَلْغَن

مد لازم کلمی مشقل :-

حرف مدہ کے بعد اسی کلمہ میں حرف مشدود ہو جیسے دَابَّةٌ، اَتَحَاجُّونِي

مد لازم حرفی مشقل :-

حروف مقطعات میں حرف مدہ کے بعد تشدید ہو جیسے اَلْحَرِّمِ لَام کی مد

مد لازم حرفی مخفف :-

حروف مقطعات میں حرف مدہ کے بعد سکون ہو جیسے اَلْحَرِّمِ مِمْ کی مد۔

مد لازم کی چاروں قسموں میں طول ہی طول ہوتا ہے اور اس

کی مقدار تین یا پانچ الف تک ہے۔

مذ لازم لین :-

حروف مقطعات میں حرف لین کے بعد سکون لازمی ہو جیسے
سُورَةُ مَرْيَمَٰں مِیْن کَھَصَّصَتْ اُور سُورَةُ شُورٰی مِیْن
حَمَّصَتْ کَا عین اس کو مذ لازم لین کہتے ہیں قرآن مجید
میں اس کی یہی دو مثالیں ہیں مذ لازم لین میں طول اولیٰ
توسط جائز اور قصر ضعیف ہے۔

مذ عارض و قفی :-

حرف مذ کے بعد سکون عارضی ہو یعنی وقف کی وجہ سے ہو
جیسے الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ہِ یَشْعُرُوْنَ ہِ اَمْوَاتٌ ہِ
اس کی مقدار میں پہلا درجہ طول ، دوسرا توسط اور تیسرا
قصر کا ہے۔

مذ عارض لین

یعنی حرف لین کے بعد سکون عارضی ہو یعنی وقف کی وجہ
سے جیسے حَذَرَ الْمَوْتِ مِنْ شَیْءٍ اس کو مذ عارض لین

کہتے ہیں اس میں پہلا درجہ قصر و دسرا توسط تیسرا طول کا ہے۔

وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ بِالْصَّوَابِ

مذ قوی اور مذ ضعیف:

(۱) مذ قوی: مذ متصل مذ لازم کی چاروں قسمیں مذ لازم لین مذ عارض و قفی یہ سب قوی ہیں۔

(۲) مذ ضعیف: مذ منفصل: مذ عارض لین یہ ضعیف ہیں۔

وقف:-

وقف کے معنی ہیں ٹھہرنا اور فن تجوید میں جس کلمہ کے آخری حرف پر وقف کیا جائے۔ اگر وہ متحرک ہے تو اس کو ساکن کر کے سانس اور آواز کو بند کر دینے کو وقف کہتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ہ رَحْمَۃً مَّحْمُودَہ

وقف کی دو قسمیں ہیں (۱) کیفیت وقف (۲) کل وقف

(۱) کیفیت وقف:-

یعنی کلمہ کے آخری حرف پر کسی طرح وقف کیا جائے پھر کیفیت وقف کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) وقف بالا ساکن

(۲) وقف بالروم (۳) وقف بالا شام

(۱) وقف بالا سکان :-

یعنی کلمہ کے آخری حرف کو بالکل ساکن کر دیا جائے اور سانس اور آواز کو بند کر دیا جائے اس کو بالا سکان کہتے ہیں۔ اور یہ تینوں حرکتوں میں ہوتا ہے جیسے رَبِّ الْعَالَمِينَ ۔
یَوْمِ الدِّينِ ۔ نَسْتَعِينُ ۔
وقف بالروم :-

جس کلمہ پر روم کے ساتھ وقف کرنا چاہیں تو اس کلمہ کے آخری حرف کی تہائی حرکت کو ایسی ہلکی آواز سے ادا کیا جائے کہ قریب والا سن سکے اس کو وقف بالروم کہتے ہیں اور یہ زیر اور حرکت عارضی پر نہیں ہوتا زیر اور پیش میں ہوتا ہے جیسے یَوْمِ الدِّينِ ۔ نَسْتَعِينُ ۔ سَمَوَاتٍ عَلِيمٌ ۔

وقف بالا شام :-

جس کلمہ پر اشام کے ساتھ وقف کرنا چاہیں تو اس کے آخری حرف کو ساکن کر کے ہونٹوں سے ضمہ کا اشارہ کیا جائے۔ تو اس کو وقف بالا شام کہتے ہیں اور یہ صرف ضمہ

میں ہوتا ہے جیسے نَسْتَعِينُ . قَدِيرٌ . اور اِشَام زِرْ زِرِ
اور حرکت عارضی پر نہیں ہوتا۔

محل وقف :-

محل وقف کے اعتبار سے وقف کی چار قسمیں ہیں۔
(۱) وقف تام (۲) وقف کافی (۳) وقف حسن (۴) وقف قبیح

وقف تام :-

جس کلمہ پر وقف کیا جائے اس کو بعد والے کلمہ سے لفظی
اور معنوی تعلق نہ ہو اس کو وقف تام کہتے ہیں جیسے اَوَّلَیْکَ
ہُمُ الْمُفْلِحُونَ ۔
(۲) وقف کافی :-

جس کلمہ پر وقف کیا جائے اس کو بعد والے کلمہ سے تعلق
معنوی ہو لفظی تعلق نہ ہو تو اس کو وقف کافی کہتے ہیں۔
جیسے یُوقِیْنُونَ ۔ لَا یُؤْمِنُونَ ۔ وقف تام اور وقف
کافی دونوں کا ایک ہی حکم ہے کہ وقف کرنے کے بعد
لوٹانے کی ضرورت نہیں بلکہ بعد والے کلمہ سے ابتدا کر
کے پڑھے۔

(۳) وقف حسن :-

جس کلمہ پر وقف کیا ہے اس کو بعد والے کلمہ سے تعلق لفظی ہو جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ پر وقف کیا جائے تو ما قبل سے لوٹانا چاہیے ما بعد سے پڑھنا جائز نہیں۔ اگر آیت پر وقف کیا جائے جیسے رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؕ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پر وقف کیا جائے تو اس کے بعد آگے سے شروع کرنا جائز ہے اس کو وقف حسن کہتے ہیں۔

وقف قبیح :-

ایسے کلمہ پر مجبوراً وقف کیا جائے کہ جس کا ما بعد سے تعلق لفظی اور معنوی دونوں طرح ہو جیسے اَلْحَمْدُ یَا مُلِکُ یَوْمِ الدِّیْنِ کے مُلِک پر وقف کیا گیا تو اس کو وقف قبیح کہتے ہیں اس کو ما قبل سے لوٹانا ضروری ہے۔

وقف سکتہ اور قطع میں فرق :-

سکتہ وقف کی طرح ہوتا ہے فرق اتنا ہے کہ سکتہ میں کلمہ کا آخری حرف ساکن کر کے تھوڑی دیر کے لیے آواز بند

کر کے سانس جاری رکھتے ہوئے فوراً پڑھنا شروع کیا جائے۔ اور روایت حفص میں چار سکتے ہیں۔

(۱) عَوْجَاہ کے الف پر سکتہ	سورہ کہف ع ۱
(۲) مَن قَدِنَا کے الف پر سکتہ	سورہ یس ع ۴
(۳) مَن رَاق کے نون پر سکتہ	سورہ قیامہ ع ۱
(۴) بَل رَانَ کے لام پر سکتہ	سورہ مطففین ع ۱

قطع :-

آیت پر ٹھہر کر تلاوت جاری رکھنے کو وقف کہتے ہیں اور حسب معمول تلاوت کے اختتام پہ آخری آیت پر ٹھہرنے کو قطع کہتے ہیں۔

گیارہواں درس

اجتماع ساکنین و ہمزہ اور رائے ضمیر کے بیان میں

(۱) اجتماع ساکنین :-

دو ساکن حرف ایک جگہ جمع ہوں تو ان کو اجتماع ساکنین کہتے ہیں۔ اس کی دو قسمیں ہیں (۱) اجتماع ساکنین علیٰ حذہ (۲) اجتماع ساکنین علیٰ غیرِ حذہ۔

(۱) اجتماع ساکنین علیٰ حذہ :-

یہ ہے کہ دو ساکن حرف ایک کلمہ میں جمع ہوں یا کسی حروف مقطعات میں جمع ہوں ان میں پہلا ساکن حرف مذہ ہو جیسے اَللّٰہُ دَاۤیۡمٌ قَیُّوۡمٌ تو پہلے ساکن مذہ کو خوب کھینچ کر پڑھنا چاہئے اور یہ وقف و وصل دونوں حالتوں میں جائز ہے۔

(۲) اجتماع ساکنین علیٰ غیرِ حذہ :-

یہ غیر جائز ہے البتہ وقف میں جائز ہے اور اس کی تعریف یہ

ہے کہ علیٰ حدیہ کی دونوں شرطوں سے پہلی شرط نہ ہو یا
دونوں شرطیں نہ ہوں اس کی تین صورتیں ہیں۔

(۱) دو ساکن دو کلموں میں ہوں اور پہلا حرف مدہ ہو تو حرف
مدہ کو گرا کر پڑھیں گے جیسے وَاسْتَبَقَا الْبَابَ، قَالُوا لَنْ فِي الْأَمْنِ

(۲) دونوں ساکن ایک کلمہ میں ہوں مگر پہلا ساکن مدہ نہ ہو۔ اس
کا حکم یہ ہے کہ حالت وقف میں دونوں ساکن قائم رکھنے جائز ہیں
اور حالت وصل میں جائز نہیں بلکہ دوسرے ساکن کی وصل میں
حرکت پڑھی جائے گی۔ جیسے

(بَكْرَه - الْحَرْثِ)

(۳) من جارہ کانون ہو یا آل عمران میں الم کا میم ہو۔ ان کو حرکت
دیتے وقت فتح یعنی زبردی جائے گی۔ جیسے

وَمِنَ النَّاسِ - مِنَ اللَّهِ - اللَّهُ

پہلا ساکن میم جمع یا واو لین فعل جمع کا ہو اس کو ضمہ یعنی
پیش دی جائے گی جیسے عَلَيْكُمْ الصِّيَامُ - فَمَتَّوْا مَوْتَ -

وَرَاءَ وَالْعَذَابِ ان دونوں کے علاوہ اگر کوئی اور حرف ساکن

ہو تو اس کو کسرہ یعنی زیر دی جائے گی اور تنوین بھی اس

قلمدہ میں شامل ہے۔ جیسے قُلِ الْحَقُّ - أَوِ الْوَالِدَيْنِ

قَدِيرِ الَّذِي شَيْبَانِ السَّمَاءِ اور يَبْسُ رِ سَمِ الْفُسُوقِ -

جو کہ سورہ حجرات کے دوسرے رکوع میں ہے۔ لام سے

پہلے اور بعد والا ہمزہ حذف کیا جائے گا اور اسی قاعدہ کے مطابق لام کو حرکت کسرہ کی دی جائے گی۔
(وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ)

ہمزہ کے بیان میں :-

عربی پڑھے بغیر مکمل طور پر ہمزہ کی پہچان نہیں ہو سکتی صرف چند ضروری قاعدے بیان کیے جاتے ہیں تاکہ ابتدائی طلباء کے لئے آسانی ہو۔

ہمزہ کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) ہمزہ قطعی (۲) ہمزہ وصلی

ہمزہ قطعی :-

ہمزہ قطعی وہ ہے جو ہر حال میں ثابت رہے خواہ ابتداء میں ہو یا دو کلموں میں ہو جیسے اِنَّ الَّذِیْنَ اَوْتُوا الْکِتٰبَ الْاٰتِیَاتِ اَوَّلِیٰکَآءَ اللّٰہِ۔
ہمزہ وصلی :-

ہمزہ وصلی ابتداء اور اعادہ کی حالت میں پڑھا جاتا ہے جیسے الْحَمْدُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ۔ اَسْجُدْ وَ اَوْ اقبل یعنی پہلے حرف سے ملا کر پڑھنے کی حالت میں حذف ہو جاتا ہے جیسے قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ۔
نَسْتَعِیْنُ اِهْدِنَا۔ لِلْمَلِیْکَةِ اَسْجُدْ وَ۔

ہمزہ قطعی اور وصلی کے اعتبار سے چار قاعدے ہیں۔

(۱) تحقیق (۲) تسہیل (۳) ابدال (۴) حذف

تحقیق :-

دو ہمزے قطعی ایک کلمہ میں یا دو کلموں میں جمع ہوں تو
خوب صاف طور سے پڑھے جائیں گے جیسے **ءَاَنْذَرْتَهُمْ**
هُؤُلَاءِ اِنْ كُنْتُمْ
تسہیل :-

ہمزہ کو الف اور ہمزہ کی درمیانی حالت میں ادا کرنے کو
تسہیل کہتے ہیں اور سورہ حم سجدہ کے آخر میں جو
آءَ تَجْمَعِي ہے اس کے دوسرے ہمزہ کو نرمی سے ادا
کرنا ضروری ہے صرف اس جگہ روایت حفص میں تسہیل
واجب ہے۔

ابدال :-

ہمزہ وصلی کو الف سے بدل کر پڑھنا قرآن مجید میں اس کی
چھ مثالیں پائی جاتی ہیں۔
دو جگہ سورہ یونس میں جیسے **اَلَا تَعْلَمُ**

دو جگہ سورہ انعام میں جیسے عَالَمٌ کَوْنٌ۔
دو جگہ عَالَمٌ ایک سورہ یونس اور دوسرا سورہ نمل میں ان
کلمات میں تسہیل بھی ہے مگر ابدال اولیٰ ہے۔

حذف:-

پہلا ہمزہ قطعی مفتوح اور دوسرا ہمزہ وصلی مکسور ہو تو ہمزہ
وصلی حذف ہو جائے گا جیسے اسْتَكْبَرْتَ کو اسْتَكْبَرْتَ
اور اصْطَفَى الْبَنَاتِ کو اصْطَفَى الْبَنَاتِ
پڑھیں گے۔

حرکت کے موافق ابدال کی مثالیں

جب دو ہمزہ جمع ہوں تو ان میں پہلا متحرک اور دوسرا ساکن
ہو تو ہمزہ ساکنہ کو پہلے ہمزہ کی حرکت کے موافق حرف علت
سے بدلنا واجب ہے۔ جیسے اَوْتَمِنَ کو اَوْتَمِنَ۔ اَوْتَمِنَ کو
اَوْتَمِنَ۔ اَوْتَمِنَ کو اَوْتَمِنَ پڑھا جائے گا۔

(۲) ہمزہ وصلی کی اعراب کے لحاظ سے تین قسمیں ہیں۔

(۱) مفتوح (۲) مکسور (۳) مضموم

(۱) مفتوح:-

ہمزہ وصلی لام تعریف سے پہلے مفتوح پڑھا جاتا ہے جیسے
الرَّحْمَنُ ، الْحَمْدُ لِلَّهِ ، الْمُسْتَقِيمِ وَغَيْرُ
(۲) مکسور:-

اگر بغیر لام تعریف کے کسی اسم کا ہے تو مکسور پڑھا جائے گا
اس کی مثالیں قرآن مجید میں کل سات ہیں اور وہ یہ ہیں۔
۱۔ اِسْمٌ ۲۔ اِنِّیْ ۳۔ اَیْنَتٌ ۴۔ اِمْرُؤُ ۵۔ اِمْرَاَتٌ ۶۔ اِثْنِیْنِ ، ثَلَاثِیْنِ
(۳) مضموم:-

اگر ہمزہ وصلی سمیت فعل کا تیسرا حرف مضموم ہو اور اس
حرف کا ضمہ اصلی ہو تو ہمزہ وصلی کو ضمہ دے کر پڑھیں گے
جیسے اُسْجُدُوْا ، اُدْخُلُوْا ۔

نوٹ: اگر فعل کا تیسرا حرف مفتوح یا مکسور یا عارضی ضمہ
والا ہو تو ہمزہ وصلی کو کسرہ دے کر پڑھیں گے۔ جیسے اِذْهَبْ
اِرْجِعْ ۔ اِمْشَوْا ۔ اتَّقَوْا ۔ (وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ بِالْصَّوَابِ)
ہا۔

ہاکی دو قسمیں ہیں (۱) ہائے ضمیر (۲) ہائے سکتہ

ہائے ضمیر:-

ہائے ضمیر واحد مذکر غائب کے لیے ہوتی ہے جیسے ۱ یعنی اس کا جیسے مآلہ اس کا مال ہائے ضمیر 'مکسور' مضموم اور کبھی ساکن بھی ہوتی ہے لیکن مفتوح نہیں ہوتی کبھی زیر کو کھینچ کر یا بنا دیا جاتا ہے جیسے یہ اور کبھی پیش کو کھینچ کر واؤ بنا دیا جاتا ہے جیسے لہ اور اس کو کھینچنے کو عربی میں صلہ کہتے ہیں۔
(۱) ہائے ضمیر سے پہلے حرف کی زیر ہٹایاے ساکنہ ہو تو ہائے ضمیر مکسور پڑھی جائے گی۔ جیسے بِہِ فِیہِ مگر پانچ جگہ اس قاعدہ کے خلاف پڑھی جائے گی۔
دو جگہ مضموم: (۱) اُنْسَانِیۃ کہف ۹۷ (۲) عَلَیْہِ اللہ فِتح
تین جگہ ساکن:

(۱) اَرْجِیۡ اَوْ اَعْرِضْ (۲) اَرْجِیۡ شَعْرًا (۳) فَالِقَہٗ غُلَّغٌ
اور ہائے ضمیر سے پہلے نہ کسرہ ہو اور نہ یائے ساکنہ ہو تو ہا مضموم پڑھی جائے گی جیسے نَزَّلَہٗ ، رَسُوْلُہٗ - اَمْرًا سِلَہٗ۔
(۲) اور جب ہائے ضمیر سے پہلے اور بعد حرف متحرک ہو تو پھر ہائے ضمیر اگر مکسور ہے تو یا کے ساتھ کھینچ کر پڑھی جائے گی۔ جیسے کُتِبَہُ رُسُلًا اگر مضموم ہے تو واؤ کے ساتھ کھینچ کر پڑھی جائے گی جیسے فَاِنَّہٗ نَزَّلَہٗ اَمْرًا اس کو

اشباع اور صلہ کہتے ہیں مگر رُضْنُہ لُکھُ زُمرغ کی با بغیر کھینچے
پڑھی جائے گی اور اگر ہائے ضمیر سے پہلے یا بعد حرف
ساکن ہو تو پھر بغیر کھینچے پڑھی جائے گی جیسے وَاللّٰہِ
الْمَصِیْرُ وَیَعْلَمُ الْکِتٰبَ مِنْہٗ اَخَاہُ۔ اس کو قصر کہتے
ہیں مگر ایک جگہ فِیْہِ مُہَآنَا (فغان ع) کی با کھینچ کر پڑھی
جائے گی۔

ہائے سکتے :-

ہائے ضمیر کی طرح کلمہ کی آخری حرکت کو ظاہر کرنے کے
لئے ہائے سکتہ لائی جاتی ہے اور یہ صرف ساکن ہی ہوتی
ہے۔ حالت وقف ہو یا وصل قرآن مجید میں ۹ جگہ واقع
ہوتی ہے۔ (۱) لَمْ یَسَّئْہُ بَعْدَہٗ فِیْہِذَا ہُمْ اُقْتَدَہٗ (انعام)
(۲، ۳) کِتَابِیْہُ (درجہ ۱) (۵، ۶) حِسَابِیْہُ (۷)، مَالِیْہُ (۸) سُلْطَانِیْہُ
یہ چھ کلمات سورہ الحاقہ میں ہیں (۹) مَاہِیْہُ (تارہ میں)

تنبیہ :- نَفَقَہٗ کَثِیْرًا سُوْرَہٗ ہُوْدُ فَوَآکِہُ وَصَمَمَ
سورہ مومنین اور سورہ صفت میں لَئِنْ لَمْ تُنْفِثْہِ عَلَیْہِمْ اِنْ
سب میں صلہ نہیں ہوگا کیونکہ با ضمیر کی نہیں ہے بلکہ نفس
کلمہ کی ہے۔

(وَاللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ بِالْصَّوَابِ)

بارہواں درس

کلمہ مقطوع و موصول و تا اور رسم الخط اور فوائد ضروریہ کے
بیان میں

(۱) مقطوع :- ایک کلمہ دوسرے کلمہ سے جدا لکھا
ہوا ہو جیسے فِی مَآ، اٰیْن مَآ - اَنْ لَا تَعْبُدُوْا۔

موصول :- ایک کلمہ دوسرے کلمہ سے ملا ہوا لکھا
ہو۔ جیسے فِیْمَا - اٰیْنَمَا - اَلَّا تَعْبُدُوْا۔

کلمہ موصولہ اور غیر موصولہ کا جاننا اس لئے ضروری ہے کہ
وقف رسم خط کے تابع ہوتا ہے۔ مقطوع یا غیر موصول
کلمات میں ضرورت کے وقت فی اور ما دونوں پر وقف جائز
ہے اور موصول کلمات میں آخری حرف یعنی ما پر وقف کیا
جائے گا فی پر وقف جائز نہیں۔

تا کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) تائے مدّورہ (۲) تائے مطوّل

تائے مدّورہ :- یعنی گول تا جو کہ حالت وقف میں ہا

پڑھی جائے گی۔ رَحْمَةً لِّكَ وَالْآخِرَةُ ط

تائے مطولہ :- یعنی لمبی تا جو کہ حالت وقف میں تا
ہی پڑھی جائے گی۔ جیسے بَيِّنَات ط حَسَنَات ط

رسم الخط :- وہ کلمات جو رسم الخط کے موافق نہیں
پڑھے جاتے۔ قرآن مجید میں پانچ جگہ لام کے بعد الف لکھا
ہوا ہے لیکن پڑھا نہیں جاتا۔

(۱) لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تَحْشَرُونَ (سورہ اعراف ط) وَلَا أَوْصَعُوا (سورہ توبہ ط)
(۲) وَلَا أَذْجَبْنَاهُ (سورہ غل ط) لَا إِلَهَ إِلَّا الْحَيُّ (سورہ صافات ط)
(۳) لَا أَنْتُمْ (سورہ حشر ط) ان کلمات کو خوب یاد کر لیں۔
مندرجہ ذیل کلمات میں بھی الف لکھا ہوا ہے لیکن حالت
وقف اور وصل میں نہیں پڑھا جائے گا۔

(۱) أَوْصَعُوا (سورہ بقرہ ط) (۲) أَنْ تَبْؤَعَا (سورہ مائدہ ط)
(۳) لَتَتَلَوَا (سورہ رعد ط) (۴) كُنْ تَدْعُوا (سورہ کہف ط)
(۵) لَيَرْبُوا (سورہ روم ط) (۶) لَيَسْبُلُوا
(۷) قَبِلُوا (سورہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ط) (۸) تَمُودًا (سورہ فرقان ط) حکمت
ادب و نجوم میں (۹) قَوَائِمًا (سورہ دھر ط) (۱۰) آفَاتِنَ (سورہ اعراف ط) (۱۱) لَشَايَ (سورہ کہف ط)

وہ کلمات جنہیں حالتِ وقف میں وقف کے تابع ہونے کی وجہ سے الف پڑھا جائے گا اور وصل میں نہیں پڑھا جائے گا۔

(۱) اَنَا جس جگہ آئے (۲) لَكِنَّا سورہ کہف میں (۳) الظُّنُونَا (۴) الرُّسُولَا (۵) السَّبِيلَا یہ تینوں سورہ احزاب میں ہیں (۶) پہلاقوارہیرَا (۷) سِلَاسِلَا یہ دونوں سورہ دہر میں ہیں لیکن سِلَاسِلَا میں غیر الف کے وقف کرنا بھی جائز ہے۔ جیسے سِلَاسِلُ۔

حروفِ علت کے محذوف اور اثبات کی مثالیں:-

(۱) حروفِ علت جب کلمہ کے آخر میں مرسوم یعنی لکھا ہوا ہو تو وقف میں پڑھا جائے گا جیسے وَاسْتَبَقَا۔ وَاقِمُوا۔ وَلَا تَسْقَى۔ اور وصل میں اجتماع ساکنین علی غیرِ حدّہ کی وجہ سے حذف ہو جاتا ہے جیسے وَاسْتَبَقَا الْبَابَ۔ وَاقِمُوا الصَّلَاةَ۔ وَلَا تَسْقَى الْحَرْثَ۔

(۲) اگر حرف علت غیر مرسوم یعنی لکھا ہوا نہ ہو تو وقف میں بھی محذوف ہوگا۔ خواہ اجتماع ساکنین کی وجہ سے ہو یا تخفیف رسم کی وجہ سے۔

الف مخذوف کی مثالیں :-

(۱) آيَةُ الْمُؤْمِنُونَ سورة نور ع ۴ اصل میں آيَةُ الْمُؤْمِنُونَ تھ۔

(۲) آيَةُ الشَّجَرِ سورة زحرف ع ۵ " آيَةُ الشَّجَرِ "۔

(۳) آيَةُ الثَّقَلَيْنِ سورة رَحْمٰن ع ۲ " آيَةُ الثَّقَلَيْنِ "۔

ان تینوں میں الف حالتِ وقف میں بھی نہیں پڑھا جائے گا
اسی طرح وَلَمْ يُوْتْ اور وَلَا يَأْب میں بھی الف مخذوف ہے ۔

واو مخذوف کی مثالیں :-

(۱) وَيَدْعُ الْإِنْسَانَ سورة بنی اسرائیل ع ۲ اصل میں
يَدْعُو الْإِنْسَانَ تھ ۔

(۲) وَيَمِحُ اللَّهُ سورة شوریٰ ع ۳ اصل میں وَيَمْحُو اللَّهُ
تھ ۔

(۳) يَدْعُ الدَّاعِ سورة قہر ع ۱۱ اصل میں يَدْعُو الدَّاعِ
تھ ۔

(۴) وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ سورة تحریم ع ۱۱ اصل میں
وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ تھ ۔

(۵) سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ سورهٔ العلق ع اصل میں سَنَدْعُو الزَّبَانِيَةَ تھا۔

واو حالت وقف میں بھی محذوف ہو گا۔

یا محذوف کی مثالیں :-

(۱) فَارْهَبُونِ سورهٔ بقرہ ع اصل میں فَارْهَبُونِي تھا

(۲) فَاتَّقُونِ " " " " " فَاتَّقُونِي تھا۔

(۳) وَسَوْفَ يُؤْتِي اللَّهُ " " الْإِنْسَاء ع^{۲۱} " وَسَوْفَ يُؤْتِي اللَّهُ

(۴) وَأَخْشَوْنَ الْيَوْمَ " " وَأَخْشَوْنِي الْيَوْمَ

(۵) نُنَجِّ الْمُؤْمِنِينَ سورهٔ یونس ع^{۱۰} " نُنَجِّي الْمُؤْمِنِينَ تھا۔

(۶) مَتَابِ، عِقَابِ، وَعِيدِ، يَقَوْمِ، وغیرہ وغیرہ اصل میں مَتَابِي، عِقَابِي، وَعِيدِي، يَقَوْمِي، تھا۔

اسی طرح کے تمام کلمات میں حالت وقف میں ہی محذوف ہوگی۔ اور نما اتنی اللہ سورهٔ نمل ع رسم کے اعتبار سے تو وقفاً ہی محذوف ہونی چاہئے جیسے نما اتن کیونکہ مصحف عثمانی

میں مرسوم نہیں ہے۔ نقاط اور حرکات کی طرح اس میں کو بھی لکھ دیا جاتا ہے تاکہ پڑھنے میں غلطی واقع نہ ہو۔ مصحف عثمانی میں مرسوم نہ ہونے کی وجہ سے حذف جائز ہے۔ جیسے فَمَا آتَنُ اور حضرت حفص رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی کو وصلًا مفتوح پڑھتے ہیں اس لئے وصلًا اثبات بھی جائز ہے جیسے فَمَا آتَنُ دونوں طرح جائز ہے اور بطریق شاطبی اثبات اولیٰ ہے۔

(۷) وَلَيَكُوْنَنَّ مِنَ الصَّغِيْرَةِ سُوْرَةُ يُوْسُفَ ع ۴ میں اور لَنَسْفَعًا

سورہ طلق میں نون خَفِيْفَہ تاکید کا ہے۔ نون تنوین کا نہیں کیونکہ تنوین اسموں کے لئے مخصوص ہے اور یہ دونوں فعل ہیں یعنی دونوں جگہ نون ساکن ہے۔ لیکن دو زبر کی تنوین کی طرح شکل الف مرسوم ہے تو باعتبار رسم الف کے ساتھ وقف کیا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ایسے دو مقام ہیں اور سات جگہ قرآن مجید میں کَلْبَنُ مرسوم ہے اصل میں ای ہے۔ کاف حرف تشبیہ اس پر داخل ہے اور تنوین شکل نون ہوا ہے تو رسم خط کے مطابق نون ساکن پر وقف کرتے ہیں۔ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ بِالْصَّوَابِ

اجراءِ تعوذ

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

ہمزة :- کا مخرج اقصادی حلق ہے اس میں صفات لازمہ متضادہ پانچ ہیں اور غیر متضادہ کوئی نہیں۔
صفات لازمہ متضادہ :-

(۱) جہر (۲) مشورت (۳) استفال (۴) انفتاح (۵) اصمات
یہ ہمزہ قطعی ہے جو وصل اور ابتدا دونوں حالتوں میں ثابت و باقی رہتا ہے یہ حذف نہیں ہوتا اور ہمزہ ساکن جھٹکے کے ساتھ پڑھا جاتا ہے ہمزہ ہمیشہ اور ہر حالت میں باریک پڑھا جاتا ہے۔

عین :- کا مخرج وسط حلق ہے اس میں صفات لازمہ متضادہ پانچ ہیں اور غیر متضادہ کوئی نہیں۔
صفات لازمہ متضادہ

(۱) جہر (۲) توسط (۳) استفال (۴) انفتاح (۵) اصمات
عین مضموم ہونے کی وجہ سے اس کی ادائیگی میں ہونٹ گول ہوں گے اور ضمہ کو داؤ معروف کی بود سے کر پڑھیں گے۔

واؤ:- واؤ مدہ ہے اس کا مخرج جوفِ دہن ہے اس میں صفات لازمہ متضادہ پانچ ہیں اور غیر متضادہ کوئی نہیں۔

صفات لازمہ متضادہ:-

(۱) جہر (۲) رخوت (۳) استفال (۴) الافتاح (۵) اصمات
واؤ مدہ کی ادائیگی میں دونوں ہونٹ گول ہوں گے۔

زال:-

زال کا مخرج زبان کا سرا اور ثنایا علیا کا مسوڑھوں سے ملا ہوا کنارہ ہے۔ زال میں صفات لازمہ متضادہ پانچ ہیں اور غیر متضادہ کوئی نہیں۔

صفات لازمہ متضادہ

(۱) جہر (۲) رخوت (۳) استفال (۴) الافتاح (۵) اصمات
زال کے ضمہ کو واؤ معروف کی بودے کر پڑھیں گے

با:-

با کا مخرج دونوں ہونٹوں کا اندرونی تری والا حصہ ہے۔ با میں

صفاتِ لازمہ چھ ہیں۔ پانچ صفاتِ متضادہ اور ایک غیر متضادہ۔

صفاتِ لازمہ متضادہ:-

(۱) جہر (۲) شدت (۳) استفال (۴) انفتاح (۵) ازلاق غیر متضادہ:-

(۱) قلقلہ:-

با کے کسرہ کو یائے معروف کی بو دے کر پڑھیں گے۔ اور با کے بعد ہمزہ وصلی ہے درج کلام کی وجہ سے گر جائے گا کیونکہ اصل میں با اللہ ہے۔

لام:-

لام کا مخرج زبان کا کنارہ اور کچھ حصہ حافہ اور ضاحک ثاب رباعی اور ثنیہ کے مسوڑھے ہیں۔ لام میں صفاتِ لازمہ متضادہ پانچ ہیں اور ایک غیر متضادہ:-

صفاتِ لازمہ متضادہ:-

(۱) جہر (۲) توسط (۳) استفال (۴) انفتاح (۵) ازلاق

غیر متضادہ:

(۱) انحراف

پہلے لام کا بعد والے لام میں حرفِ سٹشی کی وجہ سے ادغام
صغیر مثلین ہوگا۔ ما قبل با مکسور ہونے کی وجہ سے لام
باریک پڑھا جائے گا اور مشدّد ہونے کی وجہ سے اس کے ادا
کرنے میں دو حروف کی مقدار دیر لگے گی اور لام کے بعد جو
کھڑی زیر الف مدہ کے قائم مقام اس میں مد اصلی ہوگی۔
ایک الف کی مقدار لمبا کر کے پڑھا جائے گا۔

ہا:-

ہا کا مخرج حلق کا وہ حصہ جو سینے کی طرف والا ہے۔ ہا میں
صفات لازمہ متضادہ پانچ ہیں اس میں غیر متضادہ کوئی نہیں
ہے۔ صفات لازمہ متضادہ

(۱) ہس (۲) رخوت (۳) استفال (۴) انفتاح (۵) اصمات
ہا کے کسرہ کو یائے معروف کی بودے کر پڑھیں گے۔

میم:- میم کا مخرج دونوں ہونٹوں کی خشکی والا حصہ ہے
میم میں صفات لازمہ متضادہ پانچ ہیں غیر متضادہ کوئی نہیں۔

صفات لازمہ متضادہ :-

(۱) جہر (۲) توسط (۳) استفال (۴) انفتاح (۵) ازلاق
یہ من جارہ کا نون ہے اصل میں ساکن ہے۔ اجتماع
ساکنین علیٰ غیرِ حدّہ کی صورت ہے اس کا حکم یہ ہے کہ ما
بعد کے ملانے کی وجہ سے اس کو فتحہ دے کر پڑھیں گے۔

ہمزہ :-

ہمزہ وصلی ہے ما قبل ملانے کی وجہ سے گر جائے گا۔

لام :- لام تعریف کا ہے شین حروف شمسی کی وجہ
سے ادغام ہوگا۔

شین :- شین کا مخرج زبان کا درمیان اور اوپر کاتالو
ہے۔ شین میں صفات لازمہ چھ ہیں پانچ متضادہ اور ایک غیر
متضادہ۔

صفات متضادہ :-

(۱) ہس (۲) رخوت (۳) استفال (۴) انفتاح (۵) اصمات
غیر متضادہ

(۱) تَفشّی - شین مشد ہونے کی وجہ سے اس کے ادا کرنے میں دو حرف کی مقدار دیر لگے گی۔

یا :- یائے لین ہے اس کا مخرج زبان کا درمیان اور اوپر کا تالو ہے۔ اس میں صفات لازمہ چھ ہیں پانچ متضاد اور ایک غیر متضاد۔

صفات لازمہ متضادہ :-

(۱) جہر (۲) رخوت (۳) استفال (۴) انفتاح (۵) اصمات غیر متضادہ لین۔

لین :-

اس میں مد قصر ہوگی یعنی ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے۔

طا :- طا کا مخرج زبان کی نوک اور ثنایا علیا کی جڑ ہے۔ طا میں صفات لازمہ چھ ہیں۔ پانچ متضاد اور ایک غیر متضادہ صفات لازمہ متضادہ :-

(۱) جہر (۲) شدت (۳) استعلاء (۴) اطباق (۵) اصمات

غیر متضادہ، قلقلہ :-

طا میں بوجہ استعلاء اور اطباق کے دو درجہ کی تفخیم ہوگی۔
اور طا کے بعد کھڑی زیر کو ایک الف کی مقدار لمبا کر کے
پڑھیں گے۔

نون :- نون کے کسرہ کو یائے معروف کی بُودے کر
پڑھیں گے۔

همزة :- همزة وصلی ہے ما قبل کے ملانے سے گر
جائے گا۔

لام :- لام تعریف کا را (حروف تہمسی) کی وجہ سے
اوغام ہوگا۔ امام خلیل اور امام سیبویہ کے نزدیک اوغام صغیر
مستقار بین تام ہوگا۔ اور امام فراء کے نزدیک اوغام صغیر
متجانس تام ہوگا۔

را :- را کا مخرج زبان کی پشت کا سرا اور رباعی اور
ثنیہ کے مسوڑھے ہیں۔ را میں صفات لازمہ سات ہیں پانچ
متضادہ اور دو غیر متضادہ۔

صفات متضادہ :-

(۱) جہر (۲) توسط (۳) استفال (۴) انفتاح (۵) ازلاق
غیر متضادہ :-

(۱) انحراف (۲) مشابہت تکریر
رامشدد ہونے کی وجہ سے اس کے ادا کرنے میں دو حرف
کی مقدار دیر لگے گی۔

جیم :- جیم کا مخرج زبان کا درمیان اور اوپر تالو ہے۔
جیم میں صفات لازمہ چھ ہیں پانچ متضادہ اور ایک غیر متضادہ
صفات متضادہ :-

(۱) جہر (۲) شدت (۳) استفال (۴) انفتاح (۵) اصمات
غیر متضادہ (۱) قلقلہ

یا :- یا مدہ ہے اس کا مخرج جوف دہن ہے یا میں
صفات لازمہ پانچ ہیں اس میں غیر متضادہ نہیں ہے۔
صفات لازمہ متضادہ :-

(۱) جہر (۲) رخوت (۳) استفال (۴) انفتاح (۵) اصمات

میم :- میم کا بیان پہلے ہو چکا ہے۔ آخری میم پر جب وقف کریں گے تو اس کو سکون عارضی کہتے ہیں کیونکہ وقف کی وجہ سے ساکن ہو گیا ہے۔ اس مقام پر وقف کی دو قسمیں ہوں گی (۱) کیفیت وقف (۲) محل وقف۔ پھر کیفیت وقف کی دو قسمیں ہوں گی (۱) وقف بالاسکان (۲) وقف بالزوم

وقف بالاسکان :-

میم کو بالکل ساکن کر دینا وقف بالاسکان کہلاتا ہے۔ اس پر مد کی تین وجوہ بنتی ہیں (۱) طول مع الاسکان (۲) توسط مع الاسکان (۳) قصر مع الاسکان اور یہ تینوں جائز ہیں۔

وقف بالزوم :-

میم کے کسرہ کی حرکت کا تہائی حصہ ادا کرنا وقف بالزوم کہلاتا ہے۔ اس پر بھی مد کی تین وجوہ بنتی ہیں۔ (۱) قصر مع الزوم (۲) توسط مع الزوم (۳) طول مع الزوم اس میں پہلی وجہ جائز ہے یعنی قصر مع الزوم۔ باقی دو وجوہ یعنی توسط مع الزوم، طول مع الزوم غیر جائز ہیں اس لئے کہ مد فرعی کے

لئے حرف مدولین کے بعد سکون چاہئے۔ لیکن روم کی حالت میں تو سکون نہیں ہوتا۔ بلکہ حرف کی حرکت کا تہائی حصہ پڑھا جاتا ہے اس لئے طول توسط سبب نہ ہونے کی وجہ سے جائز نہیں ہے۔

چار وجوہ جائز:

طول 'توسط' قصر مع الاسکان 'قصر مع الروم
وجوہ غیر جائز: (۱) طول مع الروم (۲) توسط مع الروم
اور محل وقف کے اعتبار سے وقف تام ہی ہوگا۔



اجراءِ تسمیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بات:-

با کا مخرج دونوں ہونٹوں کا اندرونی تری والا حصہ ہے۔ با میں
صفات لازمہ چھ، پانچ متضادہ اور ایک غیر متضادہ ہے۔

صفات لازمہ متضادہ:

(۱) جبر (۲) شدت (۳) استفعال (۴) انفتاح (۵) ازلاق

غیر متضادہ

قلقلہ

با کے کسرہ کو یائے معروف کی بودے کر پڑھیں گے۔

سین :- سین کا مخرج زبان کی نوک، ثنایا علیا اور ثنایا

سفلی کا درمیانی حصہ ہے۔ سین میں صفات لازمہ چھ

ہیں۔ پانچ متضادہ اور ایک غیر متضادہ۔

صفات لازمہ متضادہ :- (۱) ہس (۲) رخوت
(۳) استفال (۴) انفتاح (۵) اصمات

غیر متضادہ :-

صقیر سین ساکن ہے اس کے ادا کرتے وقت
ایک حرف کی مقدار دیر لگے گی۔

میم :- میم کا مخرج دونوں ہونٹوں کا خشکی والا حصہ
ہے۔ میم میں صفات لازمہ متضادہ پانچ ہیں غیر متضادہ کوئی
نہیں۔

صفات لازمہ متضادہ :-

(۱) جہر (۲) تَوَسُّط (۳) استفال (۴) انفتاح (۵) ازلاق
میم کے کسرہ کو یائے معروف کی بُودے کر پڑھیں گے۔

ہمرہ :- ہمرہ کا مخرج حلق کا سینے کی طرف والا حصہ

ہے اس میں صفات لازمہ متضادہ پانچ ہیں غیر متضادہ کوئی نہیں۔

صفات لازمہ متضادہ :-

(۱) جر (۲) شدت (۳) استفال (۴) انفتاح (۵) اصمات
یہ ہمزہ وصلی ہے ماقبل ملانے کی وجہ سے گر جائے گا۔ ابتدا
اور اعادہ کی صورت میں پڑھا جاتا ہے۔

لام :- لام کا مخرج زبان کا کنارہ اور کچھ حصہ حافہ
اور ضاحک ناب، رباعی اور ثنیہ کے مسوڑھے ہیں۔ لام میں
صفات لازمہ چھ ہیں۔ ایک غیر متضادہ اور پانچ متضادہ ہیں۔

صفات متضادہ :-

(۱) جر (۲) توسط (۳) استفال (۴) انفتاح (۵) ازلاق

غیر متضادہ :-

انحراف :- پہلے لام کا بعد والے لام میں حرف
شمسی کی وجہ سے ادغام صغیر مثلین تام ہوگا اور ماقبل میم

مکسور ہونے کی وجہ سے لام باریک پڑھا جائے گا اور مشدّد ہونے کی وجہ سے اس کے ادا کرنے میں دو حرف کی مقدار دیر لگے گی اور لام کے بعد کھڑی زیر الف مدہ کے قائم مقام ہے۔ اس میں مد اصلی ہوگی ایک الف کی مقدار لمبا کر کے پڑھا جائے گا۔

ہا:- ہا کا مخرج حلق کا سینے کی طرف کا حصہ ہے۔ ہا میں صفات لازمہ متضادہ پانچ ہیں غیر متضادہ کوئی نہیں صفات لازمہ متضادہ :-

(۱) ہس (۲) رخوت (۳) استفال (۴) انفتاح (۵) اصمات ہا کے کسرو کو یائے معروف کی بودے کر پڑھیں گے اور ہا کے بعد ہمزہ وصلی گر جائے گا اور لام تعریف کا را میں اوغام ہوگا۔ امام خلیل اور سیبویہ کے نزدیک اوغام صغیر متقاربین تام ہوگا۔ اور امام فراد کے نزدیک اوغام صغیر متجانسین تام ہوگا۔

را:-

را کا مخرج زبان کی پشت کا سرا اور نہاعی ثنیہ کے سوڑھے

ہیں۔ را میں صفات لازمہ سات متضادہ پانچ اور غیر متضادہ دو ہیں۔

صفات لازمہ متضادہ :-

(۱) جہر (۲) توسط (۳) استفال (۴) انفتاح (۵) ازلاق

غیر متضادہ :-

(۱) انحراف (۲) مشابہت تکریر
را مفتوح ہے پر پڑھی جائے گی اور مشدود ہونے کی وجہ سے
اس کے ادا کرنے میں دو حرف کی مقدار لگے گی۔

حاجہ : حاکا مخرج حلق کا درمیانی حصہ ہے۔ حاکا میں
صفات لازمہ متضادہ پانچ ہیں اور غیر متضادہ کوئی نہیں۔

صفات متضادہ :-

(۱) ہمس (۲) رخوت (۳) استفال (۴) انفتاح (۵) اصمات
حاکا ساکن ہے اس کے ادا کرنے میں ایک حرف کی دیر لگے گی۔

میم :- میم کے بعد الف یعنی کھڑا زیر ایک الف کی مقدار لمبا کر کے پڑھا جائے گا۔

نون :- نون کا مخرج زبان کا کنارہ ثاب، رباعی اور ثنیہ کے مسوڑھے ہیں۔ نون میں صفات لازمہ متضادہ پانچ اور غیر متضادہ کوئی نہیں ہے۔

صفات لازمہ متضادہ :-

(۱) جہر (۲) تَوَسُّط (۳) استفال (۴) انفتاح (۵) اذلاق
نون کے کسرہ کو یائے معروف کی بُودے کر پڑھیں گے۔ ہمزہ
وصلی و لام و را اور حا کا بیان پہلے ہو چکا ہے۔

یا :-

یا کا مخرج جوف دہن یائے مدہ کا ہے۔ یائے مدہ میں صفات
لازمہ متضادہ پانچ اور غیر متضادہ کوئی نہیں ہے۔

صفات لازمہ متضادہ :-

(۱) جہر (۲) رخوت (۳) استفال (۴) انفتاح (۵) اصمات

میم :- میم کا بیان بھی پہلے ہو چکا ہے۔ اگر میم پر وقف کریں تو اس کو سکون عارضی کہیں گے کیونکہ وقف کی وجہ سے میم ساکن ہو گیا ہے۔ اس مقام پر وقف کی دو قسمیں ہوں گی۔

(۱) وقف بالا ساکن (۲) وقف بالروم

وقف بالا ساکن :-

میم کو بالکل ساکن کر دینا وقف بالا ساکن کہلاتا ہے۔ اس پر مد کی تین وجوہ بنتی ہیں۔

(۱) طول مع الاسکان (۲) توسط مع الاسکان (۳) قصر مع الاسکان یہ تینوں جائز ہیں۔

وقف بالروم :-

میم کے کسرہ کی حرکت کا تہائی حصہ ادا کرنا وقف بالروم کہلاتا ہے۔ اس پر مد کی تین وجوہ بنتی ہیں۔ (۱) قصر مع الروم

(۲) توسط مع الروم (۳) طول مع الروم

اس میں پہلی وجہ قصر مع الروم جائز ہے۔ باقی ماندہ وجوہ توسط مع الروم اور طول مع الروم جائز ہے۔ اس لئے مد فرعی

کے لئے حرف مدولین کے بعد سکون چاہیے لیکن روم کی حالت میں سکون نہیں ہوتا بلکہ حرف کا تہائی حصہ پڑھا جاتا ہے اس لئے طول 'توسط' سبب نہ ہونے کی وجہ سے جائز نہیں ہے۔

جائز وجوہ :-

(۱) طول (۲) توسط (۳) قصر مع الاسکان (۴) قصر مع الروم

غیر جائز وجوہ :-

(۱) طول مع الروم (۲) توسط مع الروم

محل وقف :-

محل وقف کے اعتبار سے وقف ہوگا کیونکہ احناف کے مسلک کی بنا پر تسمیہ کسی کا جز نہیں۔ یہ ایک متبرک آیت مبارکہ ہے جو سوائے سورۃ برات کے ہر سورت کے شروع میں لکھی ہوئی ہے سین جز سورت نہ ہونے کی وجہ سے جہری نمازوں میں بالہر نہیں پڑھی جاتی۔ ہاں البتہ ہمارے امام المعظم ابو حنیفہؒ کے نزدیک جزء قرآن ہے اسی لئے ختم

قرآن مجید تراویح میں کسی سورت کے ساتھ تسمیہ کا پڑھنا
مسنون ہے۔

(وَاللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ)

فوائد ضروریہ

پہلا فائدہ :-

قرآن مجید میں چار کلمے ایسے ہیں کہ صاد کے ساتھ مرسوم ہیں لیکن روایتِ حفص میں ان کو پڑھنے کا طریقہ یہ ہے۔
(۱) وَيَبْصُطُ بقرہ کے ۳۲ رکوع میں (۲) بَصَّطَةُ اعراف کے رکوع ۹ میں ان دونوں میں سین پڑھنا چاہئے۔ (۳) الْمُصِطْرُ سورہ طور کے رکوع ۲ میں سین اور صاد دونوں جائز ہے (۴) بِمِصْطَرٍ سورہ غاشیہ میں خالص صاد پڑھنا چاہئے سورہ روم کے آخری رکوع میں لفظ ضَعِفَتْ تینوں جگہ ضاد پر پیش لکھی ہے مگر زیر کے ساتھ پڑھنا بھی جائز ہے۔

دوسرا فائدہ :-

اخفاء کی ادائیگی اظہار اور ادغام کی درمیانی حالت ہوتی ہے۔ زبان کامل طور پر اپنے مخرج میں نہیں لگتی چاہئے۔ قیدے

ہٹ کر بقدر ایک الف کے ناک میں آواز لمبا کر کے پڑھنا چاہیے۔ جیسے مِنْ قَبْلِكَ - جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ الظَّهَارِ اور غنہ میں زبان کو اپنے مخرج میں کامل طور پر لگا کر ادا کرنا چاہئے جیسے عَذَابٌ عَظِيمٌ غنہ کی مثال۔
اَنْتَ الَّذِيْنَ - اَشَدَّ النَّاسِ -

تیسرا فائدہ:-
یَسْرُ وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ ۱۱۱
ن وَالْقَلَمِ ۱۱۱ اور ادغام مَعَ الْغَنَةِ ہوگا لیکن یاد رکھیں اگر ادغام کریں گے تو مد حنی مشقل ہوگی اگر اظہار کریں گے تو مد حنی مخفف ہوگی۔

طا کا ادغام تا میں تمام قراء کے نزدیک ناقص ہی ہوتا ہے جیسے بَسَطْتُ، أَحْطْتُ، فَهَطْتُ، فَزَطْتُ۔

تنبیہ:-

طا سے پہلے اور بعد والے باریک حرف کو پُر نہ پڑھا جائے۔

چوتھا فائدہ:-

تنوین میں دو زیر اور دو پیش حالت وقف میں نہیں پڑھی

جائیں۔ آخری حرف ساکن ہو جاتا ہے جیسے عَذَابٌ عَظِيمٌ
سَمَوَاتٍ اور تنوین نصب یعنی دو زیر حالت وقف میں الف
سے بدل جاتی ہے۔ جیسے نَارًا۔ قَلِيلًا۔ وغیرہ۔

پانچواں فائدہ :-

پُر حروف۔ یعنی حروف مستطیہ اور شبہ مستطیہ ال رکی
ادائیگی میں جبکہ زیر والے ہوں تو ہونٹوں پر کسی قسم کی
حرکت نہیں ہونی چاہیے۔ اسی طرح باریک حروف کی
ادائیگی میں بھی احتیاط کرنی چاہیے تاکہ امالہ صغریٰ نہ پیدا
ہو۔ جیسے وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وغیرہ :

چھٹا فائدہ :-

حروف کے مشہور القاب

(۱) ا و ی ان تینوں حروف کو جونی و مدہ اور ہوائیہ
کہتے ہیں۔

(۲) ء ہ۔ ع۔ ح۔ غ۔ خ ان چھ حروف کو
حلقیہ کہتے ہیں۔

(۳) ق اور ک کو حروف لہاتیہ کہتے ہیں۔

(۴) ج ش ی ان تینوں حروف کو شجرہ کہتے ہیں۔

(۵) ض کو حرف حافیہ کہتے ہیں۔

(۶) ل ن ر کو حروف ذلیقیہ اور طرفہ کہتے ہیں۔

(۷) ط د ت کو حروف شعویہ کہتے ہیں۔

(۸) ظ ذ ث کو حروف ثویہ کہتے ہیں۔

(۹) ص ز س کو حروف صغیر اور اسلیہ کہتے ہیں۔

(۱۰) ف ب م و ان چاروں کو حروف شفویہ کہتے ہیں۔

حلق گلے کو اور لہاتِ حلق میں اوپر لٹکے ہوئے گوشت کے ٹکڑے کو کہتے ہیں۔

شجرہ درمیان کو کہتے ہیں۔ حافہ کمرٹ زبان کو اور ذلق اور طرف زبان کے کنارہ نطع نیچائی ، و مسوڑھے صغیر سیٹی کی طرح آواز ، اسلہ تیزی روانی زبان اور شفقت پھونٹ کو کہتے ہیں۔

مخارج کی دو قسمیں ہیں (۱) محقق (۲) مقدر

اور مخارج کی اصلیں (جڑیں) تین ہیں

حلق ، زبان ، ہونٹ

ساتواں فائدہ :-

نون ساکن و تنوین اور میم ساکن کے قاعدوں کے مطابق
بیس حروف میں صفت غنہ پائی جاتی ہے یعنی پندرہ حروف
اختفاء اور ایک حرف انقلاب یعنی حرف با اور چار حروف
یَرْمَلُونَ مِّنْهُنَّ اور وہ حروف یہ ہیں۔ ت ث ج
و ذ ز س ش ص ض ط
ظ ف ق ک ب م ن
و ی

وَاللَّهُ رَئُوفٌ بِالْعَاصِينَ

ضمیمہ مقدمتہ التجوید

تکبیر:-

سوال: تکبیر پڑھنے کا کیا حکم ہے نیز وحی کتنے عرصہ تک بند رہی؟

جواب: قرآنِ کریم کے ختم کے وقت سورہ والضحیٰ سے آخر سورہ والناس تک تکبیر یعنی اللہ اکبر پڑھنا روایت "اور سند" ثابت ہے۔ (غیاث النفع فی قرأت السبع)

اس طرح تکبیر کا پڑھنا تمام شیوخ اور خصوصاً قراء مکہ کا معمول رہا ہے تکبیر پڑھنے کا سبب یہ ہے کہ ابتدائے بعثت میں نزول وحی کے بعد کچھ مدت کے لئے وحی کا سلسلہ بند ہو گیا تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے قلبِ اطہر پر گراں گزرا وہ کان مبارک جو کلام الہی کے سننے کے عادی ہو چکے تھے۔ وہ قلبِ اطہر جو ارشادات ربانی کا خوگر ہو چکا تھا اس کے لئے وحی کا بند ہونا ناقابل برداشت تھا اور کفار کے طعنے بھی شروع ہو گئے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے خدا نے چھوڑ دیا ہے اور ان سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو گیا ہے

اس لئے اب وحی کا سلسلہ بند ہو گیا ہے۔ آپ وحی کا انتظار فرماتے رہتے اور نہایت ہی مغموم رہتے تھے تو خداوند کریم نے جبرائیل علیہ السلام کو ان کی اصلی صورت میں بھیجا اور سورۃ والضحیٰ نازل فرمائی۔ اس سورۃ مبارکہ میں احسانات عظیم کا تذکرہ فرمایا جا رہا ہے جیسے وَلِلْآخِرَةِ خَيْرٌ لَّكَ مِنْ

الْأُولَىٰ ۝ وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ ۝
ہر آنے والی گھڑی آپ کے لیے بدرجہا بہتر ہے اور عنقریب آپ کا رب آپ کو اتنا عطا فرمائے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے فرط مسرت سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ اکبر بلند فرمایا۔ انقطاع وحی کے بارے میں مختلف اقوال ہیں۔ بارہ دن، پندرہ دن یا چالیس دن

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمدؐ

سوال: سورۃ والضحیٰ تا سورۃ الناس تکبیر کی کتنی وجوہ ہیں؟
جواب: اخیر آیت اور تکبیر و بسم اللہ کو دوسری سورۃ کی ابتداء آیت سے ملانے اور وقف کرنے میں آٹھ وجوہ نکلتی ہیں جن میں سے سات جائز ہیں اور ایک غیر جائز ہے۔

جائز وجوہ

- (۱) فصل کل یعنی اول سورۃ کی آخری آیت تکبیر اور بسم اللہ تینوں پر وقف کرنا جیسے فَحَدِّثْ - اَللّٰهُ اَكْبَرُ .
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ . اَلَمْ نَشْرَحْ .
- (۲) فصل اول و ثانی اور وصل ثالث یعنی اول سورۃ کی آخری آیت و تکبیر دونوں پر وقف کرنا اور بسم اللہ کو دوسری سورۃ سے ملا کر پڑھنا جیسے فَحَدِّثْ - اَللّٰهُ اَكْبَرُ .
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ . اَلَمْ نَشْرَحْ .
- (۳) وصل کل یعنی سورۃ اولی کا وصل تکبیر سے اور تکبیر کا وصل بَسْمَلَهُ سے اور بَسْمَلَهُ کا وصل سورۃ ثانیہ سے ملا کر پڑھنا جیسے فَحَدِّثْ . اَللّٰهُ اَكْبَرُ .

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ . اَلَمْ نَشْرَحْ .

- (۴) وصل اول فصل ثانی اور وصل ثالث یعنی اول سورۃ کی آخری آیت کو تکبیر سے اور بسم اللہ دوسری سورۃ سے ملا کر پڑھنا اور تکبیر پر وقف کرنا جیسے فَحَدِّثْ اَللّٰهُ اَكْبَرُ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ . اَلَمْ نَشْرَحْ .
- (۵) وصل اول فصل ثانی و ثالث یعنی اول سورۃ کی آخری آیت کو تکبیر سے ملا کر پڑھنا اور تکبیر اور بسم اللہ دونوں پر

وقف کرنا جیسے فَحَدَّثَ اللَّهُ أَكْبَرُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الْمُتَشَرِّحُ

(۶) فصل اول اور وصل ثانی و ثالث یعنی اول سورۃ کی
آخری آیت پر وقف کرنا اور تکبیر کو بسم اللہ اور بسم اللہ کو
دوسری سورۃ سے ملا کر پڑھنا جیسے

فَحَدَّثَ اللَّهُ أَكْبَرُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْمُتَشَرِّحُ

(۷) فصل اول و ثالث اور وصل ثانی یعنی اول سورۃ کی
آخری آیت پر وقف کرنا اور تکبیر کو بسم اللہ سے ملا کر پڑھنا
جیسے فَحَدَّثَ اللَّهُ أَكْبَرُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الْمُتَشَرِّحُ

مذکورہ تین صورتوں میں تکبیر کا پڑھنا اول سورۃ کے آخر
کے لئے بھی ہو سکتا ہے اور دوسری سورۃ کی ابتداء کے لئے
بھی لیکن چوتھی پانچویں صورت میں تکبیر کا پڑھنا سورۃ
کے آخر کے لئے ہی ہو سکتا ہے اور چھٹی و ساتویں صورت
میں تکبیر کا پڑھنا دوسری سورۃ کے اول ہی کے لئے ہو سکتا
ہے۔

ناجائز وجہ

وصل اول و ثانی اور فصل ثالث یعنی اول سورۃ کی آخری

آیت کو تکبیر سے اور تکبیر کو بسم اللہ سے ملا کر پڑھنا اور
بسم اللہ پر وقف کرنا۔ جیسے فَحَدِّثِ اللّٰهُ اَكْبَرُ بِسْمِ اللّٰهِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ . اَلَمْ نَشْرَحْ۔

یہ وجہ اس لئے ناجائز ہے کہ یہاں پر شبہ ہوتا ہے کہ بسم
اللہ اول سورۃ کے آخر کے لئے پڑھی گئی ہے۔ حالانکہ بسم
اللہ تو اول سورتوں کے لئے ہی پڑھی جاتی ہے کیونکہ اول
سورۃ ہی بسم اللہ کا محل ہے اور بغیر سورۃ توبہ کے ہر سورۃ
کی ابتداء میں نازل ہوئی ہے۔

سوال : سورہ والضحیٰ سے سورہ والناس تک جن کی تعداد
بائیس ہے۔ اگر ان کو تکبیر سے ملا کر پڑھیں تو آخری حرف
کی حرکات کی وجہ سے کتنے احکام ہیں وضاحت کیجئے؟

جواب : ان کے مختلف احکام ہیں جن کی تفصیل یہ ہے
مندرجہ ذیل گیارہ سورتوں میں سے تین سورتیں ساکن ہیں
اور آٹھ سورتوں میں آخری حرف پر تنوین ہے ان کو تکبیر
سے ملا کر پڑھیں تو ہمزہ وصلی کو درج کلام کی وجہ سے حذف
کر کے پہلے ساکن حرف یا تنوین کو اجتماع ساکنین علی غیر حدّہ
کی وجہ سے زیر دے کر پڑھیں گے جیسے فَحَدِّثِ اللّٰهُ اَكْبَرُ۔
فَاَرْغَبِ اللّٰهُ اَدْكَبْرُ۔ وَاَقْتَرِبِ۔ اللّٰهُ اَكْبَرُ۔
باقی آٹھ سورتوں میں آخری حرف پر تنوین ہے ان کو اس

طرح پڑھیں گے

- (۱) حَامِيَةُ ۛنَ اللّٰهُ اَكْبَرُ (۲) لَخِيْنُ ۛنَ اللّٰهُ اَكْبَرُ
(۳) مُمَدَّدَةٌ ۛنَ اللّٰهُ اَكْبَرُ (۴) مَاكُوْلُ ۛنَ اللّٰهُ اَكْبَرُ
(۵) مِنْ خَوْفِ ۛنَ اللّٰهُ اَكْبَرُ (۶) تَوَابًا ۛنَ اللّٰهُ اَكْبَرُ
(۷) مِنْ تَمَسِدِ ۛنَ اللّٰهُ اَكْبَرُ (۸) اَحَدُ ۛنَ اللّٰهُ اَكْبَرُ

مندرجہ ذیل باقی نو سورتوں کا آخری حرف متحرک ہے جن میں تین سورتوں کے آخری حرف پر زیر ہے اور ایک سورۃ کے آخری حرف پر پیش ہے۔ باقی پانچ سورتوں کے آخری حرف کے نیچے زیر ہے۔ ان سورتوں کو اگر تکبیر کے ساتھ ملا کر پڑھیں گے تو ہمزہ وصلی کو گرا کر آخری متحرک حرف کو اسی حرکت کے ساتھ ملا کر پڑھیں گے جیسے

- (۱) بِاَحْكَمِ الْحَاكِمِيْنَ اللّٰهُ اَكْبَرُ
(۲) مَطْلَعِ الْفَجْرِ اللّٰهُ اَكْبَرُ
(۳) عَنِ النَّعِيْمِ اللّٰهُ اَكْبَرُ
(۴) بِالصَّبْرِ اللّٰهُ اَكْبَرُ
(۵) وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ اللّٰهُ اَكْبَرُ
(۶) هُوَ الْاَبْتَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ
(۷) وَلِيْ دِيْنِ اللّٰهُ اَكْبَرُ

(۸) إِذَا حَسَدَ اللَّهُ أَكْبَرُ

(۹) وَالنَّاسِ اللَّهُ أَكْبَرُ

اور ابو طاہر عبد الواحد بن ابی ہاشم اور ابن صباح وغیرہ کے طریق سے تہلیل اور تکبیر کے بعد کلمات کا اضافہ کر کے پڑھنا بھی ثابت ہے۔ جیسے

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَاللَّهُ الْحَمْدُ

ف: جن آٹھ سورتوں کے آخری حرف کو اگر تہلیل کے ساتھ ملا کر پڑھیں گے تو آخری حرف کی تنوین کو یرملون کے قاعدے کے مطابق لانا فیہ میں ادغام کر کے پڑھیں گے۔ جیسے لَخَبِيرٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ۔

اور باقی چودہ سورتوں کے آخری حرف تہلیل سے ملا کر پڑھیں تو جن سورتوں کا آخری حرف ساکن، متحرک یا ہائے ضمیر ہے تو بدستور اس حرف کو ساکن، متحرک یا ہائے ضمیر کی حرکت کو صلہ کے ساتھ پڑھتے ہوئے لانا فیہ سے ملا دیں گے جیسے ساکن کی مثال۔

(۱) فَحَدَّثَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ۔

متحرک کی مثال

(۲) بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِينَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ۔

ہائے ضمیر کا صلہ بدستور رہے گا۔

(۳) لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ۔

الحال المرتحل

سوال: الحال المرتحل سے کیا مراد ہے۔ مفصل بیان کیجئے؟
جواب: حال منزل پر آنے والے اور مرتحل منزل پر پہنچ کر
پھر سفر کی تیاری کرنے والے کو کہتے ہیں۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک
وسلم بہترین عمل کونسا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا۔ حال مرتحل، تو لوگوں نے دریافت کیا کہ حال
مرتحل کیا چیز ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ
قرآن کا پڑھنے والا ہے کہ جب ایک قرآن مجید ختم کرے تو
اس کے بعد دوسرا قرآن مجید بلا فصل شروع کر دے گا۔ گویا
کہ آپ نے قرآن مجید پڑھنے والے کو اس مسافر کے ساتھ
تشبیہ دی ہے جو سفر سے فارغ ہو کر اپنے مقام پر پہنچ جائے
اور پہنچنے کے بعد اسی وقت دوسرے سفر پر روانہ ہو جائے۔

مذکورہ بیان سے معلوم ہوا کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ
وسلم نے اس طرح قرآن کریم ختم کرنے کو افضل الاعمال
اور احب الاعمال فرمایا ہے اصل میں اس عمل سے کثرت

تلاوت ہے اس کی مداوت کی طرف ترغیب دلانا ہے۔ یعنی
حال مرتحل سے مراد قرآن حکیم کا ختم کرنا اور پھر فوراً
دوسرا قرآن مجید شروع کر دینا۔ یعنی قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ
ختم کر کے پھر سورۃ فاتحہ پڑھ کر سورہ بقرہ شروع سے اَوَّلِکَ
هُمُ الْمَغْلُحُوْنَ تک پڑھ لیا جائے۔

اور فقہائے عظام نے بھی یہی فرمایا ہے کہ نماز تراویح میں
قرآن مجید ختم کرے تو معوذتین یعنی سورۃ فلق اور سورۃ
الناس پڑھنے کے بعد رکعت کرے اور پھر آخری رکعت میں
سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ البقرہ کے شروع سے الْمَغْلُحُوْنَ تک
پڑھے کیونکہ حال مرتحل یعنی اس قرآن مجید ختم کرنے
والے کو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر الناس فرمایا
ہے اس سے واضح ہو گیا ہے کہ اس طریقہ پر قرآن مجید ختم
کرنا مستحب افضل نہایت ہی پسندیدہ ہے۔

تَمَامُ الْخَطِّ

بِوَسِيلَةِ سَيِّدِ الثَّقَلَيْنِ فِي الْحَرَمَيْنِ اِمَامِ الْقِبْلَتَيْنِ
وَسَيِّدَتِنَا فِي الدَّارَيْنِ مُحَمَّدٍ وَرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی
عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

جامعہ صدیقیہ سراج العلوم کا اجمالی تعارف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَعْمَدُهُ وَلُصَلِّیْ وَنُسَلِّمْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

اما بعد! احقر نے کئی بار ارادہ کیا کہ شیخ القراء مولانا قاری محمد یوسف صدیقی صاحب رحمۃ اللہ کا کتاب میں تعارف شامل کیا جائے لیکن قبلہ قاری صاحب کی طرف سے نفی میں جواب ملا۔ بالآخر جامعہ کے اجمالی تعارف کی الحمد للہ اجازت مل گئی جو ناظرین کرام کے پیش خدمت ہے۔ شیخ القراء جناب قاری محمد یوسف صاحب صدیقی بانی و ناظم اعلیٰ جامعہ صدیقیہ سراج العلوم مختلف مقامات میں تجوید و قرأت کی خدمت کرتے رہے۔ جامعہ نعیمیہ جامعہ ہجوریہ داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ لاہور مدرسہ خدام القرآن کاچھو پورہ لاہور۔ بالآخر علامہ قاضی عبدالنبی کوکب کے انتخاب پر جامع مسجد غوفیہ بیرون مستی گیٹ لاری اڈہ لاہور میں تیار شدہ مدرسہ کاچھو پورہ سے لایا گیا اور مفتی محمد اعجاز ولی خان رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی نسبت سے جامعہ صدیقیہ سراج العلوم نام منتخب فرمایا اور

وسائل کی کمی کے باوجود معیاری تعلیم حفظ و ناظرہ تجوید قرأت اور ابتدائی درس نظامی کی تدریس یکم اپریل ۱۹۶۳ کو شروع کی۔ سخت ترین مشکلات اور رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑا لیکن مرد فقیر ثابت قدم رہے اور ہزاروں حفاظ و قراء جامعہ ہذا سے فراغت حاصل کر کے ملک اور بیرون ملک قرآن کریم کی خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ قبلہ قاری صاحب کی تمنا یہ تھی کہ جامعہ ہذا میں قرأت سبعہ و عشرہ کا بھی معقول انتظام کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ خواہش بھی پوری فرمائی مولانا قاری ابوالحسن سید مظفر حسین بخاری نقشبندی جنہوں نے علم تجوید کی تکمیل جامعہ ہذا میں کی اور شاہ صاحب کا رجحان دیکھا تو سبعہ و عشرہ کی طرف تھا اور قاری صاحب موصوف نے اساتذہ الاساتذہ قاری المقری سید حسن شاہ بخاری صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر شاہ صاحب کے متعلق اظہار کیا۔ جناب قاری حسن شاہ صاحب نے خندہ پیشانی سے اپنے تلامذہ میں شامل کیا اور شاہ صاحب موصوف نے بڑی محنت سے قرأت سبعہ و عشرہ سے سند فراغت حاصل کی اور پھر ۲۵ شوال ۱۳۰۲ھ میں جامعہ ہذا میں قرأت سبعہ و عشرہ کا انتظام کیا گیا۔ یہ خدمت

قبلہ شاہ صاحب کے سپرد کی گئی الحمد للہ اس وقت بڑی کامیابی کے ساتھ قرأت سبعہ و عشرہ کی تعلیم دی جا رہی ہے۔ اس شعبہ میں علماء اور حفاظ کے علاوہ جناب خالد حسین قرأت سبعہ و عشرہ جامعہ ہذا سے فارغ ہو کر اپنے فارغ اوقات میں تجوید و قرأت کی تعلیم دے رہے ہیں اس لحاظ سے جامعہ ہذا اہلسنت و الجماعت کے فن تجوید و قرأت سبعہ و عشرہ کی اعلیٰ ترین یونیورسٹی کی حیثیت حاصل کر لی ہے۔ اللہ رب العزت اس جامعہ کو پہلے سے بھی زیادہ ترقی عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

راقم الحروف احقر قاری محمد انور چشتی فاضل جامعہ
ہذا و مدرس شعبہ تجوید و قرأت

قاری محمد یوسف صدیقی رحمۃ اللہ علیہ
کی تازہ تصنیف

ضیاء التجوید

☆ رمضان المبارک میں شائع ہو رہی ہے
☆ فن تجوید و قرأت پر ایسی بے مثال تصنیف
جس کو پڑھنے کے بعد کسی
کتاب کی ضرورت نہیں
رعایتی قیمت پر حاصل کرنے کے لیے براہ راست رابطہ کیجئے

امہ پبلی کیشنز

19- ایبٹ روڈ، مقابل ٹی وی سٹیشن، لاہور
فون : 6368363 فیکس : 6364157

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

چند ایمان افروز کتابیں



از قلم: سید عبد الرحمن بخاری
ایم۔ اے، ایل ایل۔ ایم (گولڈ میڈلسٹ)
سرچ آفیسر، قائد اعظم لائبریری لاہور

☆ اسلامی آداب

(قائد اعظم لائبریری، باغ جناح لاہور)

☆ لمعات قربانی

(مکتبہ مجددیہ سلطانیہ، دینہ)

☆ القصاص فی الفقہ الاسلامی

(مرکز تحقیق، دیال سنگھ لائبریری لاہور)

☆ اسلامی قانون کا نظریہ مصلحت

(قائد اعظم لائبریری لاہور)

☆ اسلامی ریاست میں نفاذ عدل کے ادارے

(دیال سنگھ لائبریری لاہور)

☆ عظمت سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(مکتبہ مجددیہ سلطانیہ، دینہ)

☆ فقہ اسلامی کی تدوین نو

(زیر طبع)

رابطہ دارا لنگر، 1۔ لور مال لاہور

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

چند ایمان افروز کتابیں



از قلم: سید عبد الرحمن بخاری
ایم۔ اے، ایل ایل۔ ایم (گولڈ میڈلسٹ)
سرچ آفیسر، قائد اعظم لائبریری لاہور

☆ اسلامی آداب

(قائد اعظم لائبریری، باغ جناح لاہور)

☆ لمعات قربانی

(مکتبہ مجددیہ سلطانیہ، دینہ)

☆ القصاص فی الفقہ الاسلامی

(مرکز تحقیق، دیال سنگھ لائبریری لاہور)

☆ اسلامی قانون کا نظریہ مصلحت

(قائد اعظم لائبریری لاہور)

☆ اسلامی ریاست میں نفاذ عدل کے ادارے

(دیال سنگھ لائبریری لاہور)

☆ عظمت سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(مکتبہ مجددیہ سلطانیہ، دینہ)

☆ فقہ اسلامی کی تدوین نو

(زیر طبع)

رابطہ دارا لنگر، 1۔ لور مال لاہور

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>